

# صحابہ کرامؓ

کے بارے میں

علماء حنفیہ کی زبان درازیاں



ترتیب

صاحبزادہ الطاف الرحمان الجوہر

المركز الامام البخاری للتربیة والتعليم

مٹان خورد، تله گنگ، چکوال

## فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
5	..... مقدمہ	01
11	..... صحابہ کرامؓ اور احناف	02
11	..... سیدنا ابوہریرہؓ کی شان میں گستاخی	03
14	..... ایک حیرت انگیز واقعہ	04
16	..... مکتبہ ابی حنیفہ کی فقاہت	05
18	..... سیدنا انس بن مالکؓ کے خلاف ہرزہ سرائی	06
19	..... سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کے خلاف زبان درازی	07
20	..... معقل بن سنانؓ، وابصہ بن معبدؓ، سلمہ بن محبتؓ پر جہالت کا طعنہ	08
23	..... سیدنا سلمان فارسیؓ کے خلاف گستاخانہ رویہ	09
24	..... سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ پر ناسمجھی کا طعنہ	10
25	..... سیدنا وائل بن حجرؓ سے عداوت کا ایک انداز	11
25	..... موزن رسول سیدنا بلال حبشیؓ کے خلاف ایک سازش	12
26	..... غیر مقلد امام ابوحنیفہ کا ایک شرانگیز اصول	13
27	..... سیدنا عبادۃ بن صامتؓ پر تدلیس کا طعنہ	14
27	..... سیدۃ فاطمہ بنت قیسؓ کے خلاف موشگافی	15
28	..... تقلیدی مزاج پہ لاکھوں سلام	16

## حقوق طبع محفوظ ہیں

نام کتاب: صحابہ کرام کے بارے میں علماء حنفیہ کی زبان درازیاں  
تالیف: الطاف الرحمان الجوہر  
ناشر: المرکز الامام البخاری للتربیۃ والتعلیم ملتان خورد  
تحصیل تلہ گنگ  
ایڈیشن: اوّل  
تعداد: 1100  
قیمت:  
کمپوزنگ: طارق جمال کمپیوٹر رحیم یار خان فون: 5884661

## ﴿ملنے کے پتے﴾

- ✽ الجیب میڈیکل سٹورغلہ منڈی کوٹ سماہ فون: 0731-66126
- ✽ دارالعلوم جامعہ محمدیہ الہدیث چکوال چھپر بازار فون: 0573-552443
- ✽ مرکز الامام البخاری للتربیۃ والتعلیم ملتان خورد تحصیل تلہ گنگ فون: 0320-4981453
- ✽ مرکز الہدیث لارنس روڈ لاہور۔ 6360841
- ✽ جامعہ اسلامیہ پنڈی گھیب ضلع انک فون: 05778-354954
- ✽ جامعہ مسجد الہدیث توحید آباد عقب ٹرسٹ کالونی رحیم یار خان فون: 0731-74492
- ✽ جامعۃ الوہاب الہدیث محلہ فیصل آباد صادق آباد فون: 0702-72278
- ✽ بٹ اسلامی کتب خانہ مبارک مسجد رحیم یار خان فون: 0731-71056-84986
- ✽ اسلامی اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 0301-4185387، 7357587

## فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
5	..... مقدمہ	01
11	..... صحابہ کرام اور احناف	02
11	..... سیدنا ابوہریرہ کی شان میں گستاخی	03
14	..... ایک حیرت انگیز واقعہ	04
16	..... مکتب ابی حنیفہ کی فقاہت	05
18	..... سیدنا انس بن مالک کے خلاف ہرزہ سرائی	06
19	..... سیدنا عبداللہ بن عمر کے خلاف زبان درازی	07
20	..... معقل بن سنان، وابصہ بن معبد، سلمہ بن محمد پر جہالت کا طعنہ	08
23	..... سیدنا سلمان فارسی کے خلاف گستاخانہ رویہ	09
24	..... سیدنا مغیرہ بن شعبہ پر ناسمجھی کا طعنہ	10
25	..... سیدنا وائل بن حجر سے عداوت کا ایک انداز	11
25	..... موزن رسول سیدنا بلال حبشی کے خلاف ایک سازش	12
26	..... غیر مقلد امام ابو حنیفہ کا ایک شرانگیز اصول	13
27	..... سیدنا عبادہ بن صامت پر تدلیس کا طعنہ	14
27	..... سیدہ فاطمہ بنت قیس کے خلاف مویشگانہ	15
28	..... تقلیدی مزاج پہ لاکھوں سلام	16

## حقوق طبع محفوظ ہیں

نام کتاب: صحابہ کرام کے بارہ میں علماء حنفیہ کی زبان درازیاں  
تالیف: الطاف الرحمان الجوہر  
ناشر: المرکز الامام البخاری للتربیة والتعليم ملتان خورد  
تحصیل تلہ گنگ  
ایڈیشن: اول  
تعداد: 1100  
قیمت:  
کمپوزنگ: طارق جمال کمپیوٹر رحیم یار خان فون: 5884661

## ملنے کے پتے

- ✽ الحیب میڈیکل سٹور غلہ منڈی کوٹ سابعہ فون: 0731-66126
- ✽ دارالعلوم جامعہ محمدیہ الہدیث چکوال چھپر بازار فون: 0573-552443
- ✽ مرکز الامام البخاری للتربیة والتعليم ملتان خورد تحصیل تلہ گنگ فون: 0320-4981453
- ✽ مرکز الہدیث لارنس روڈ لاہور۔ 6360841
- ✽ جامعہ اسلامیہ پنڈی گھیب ضلع اٹک فون: 05778-354954
- ✽ جامعہ مسجد الہدیث توحید آباد عقب ٹرسٹ کالونی رحیم یار خان فون: 0731-74492
- ✽ جامعہ الوہاب الہدیث محلہ فیصل آباد صادق آباد فون: 0702-72278
- ✽ بٹ اسلامی کتب خانہ مبارک مسجد رحیم یار خان فون: 0731-71056-84986
- ✽ اسلامی اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 0301-4185387، 7357587

## (مقدمہ)

((الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله  
وأصحابه اجمعين أما بعد!

اس جہان کون و مکان میں بے شمار افراد آئے اور حیات مستعار کی کچھ بہاریں  
گزار کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مگر آج سے پندرہ صدیاں قبل سرزمین عرب میں  
نبی مکرم، رسول معظم حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے مکتب نبوت میں پرورش پانے  
والے، اور نبوی درسگاہ و دانش گاہ سے فیوض و برکات حاصل کرنے والے عظیم المرتبت  
صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی بزرگ ہستیاں اسلامی تاریخ کا ایک زریں باب ہی  
نہیں بلکہ ان نفوس قدسیہ کی اجتماعی کوششوں اور کاوشوں سے جو مہذب و جاندار  
، باوقار و پرانوار معاشرہ عالم وجود میں تشکیل پایا اُسکی کوئی مثال بھی نہیں۔ شمع رسالت  
کے ان پروانوں اور نبوت کے لہوب و صوفشا ستاروں نے جہالت و تاریکی، شرک و  
بدعت کی غلاظت، کفر و نفاق، قتل و غارت اور ظلم و بربریت کے گھٹا ٹوپ معاشرہ میں  
کتاب و سنت پہ مبنی علم و عمل سے آراستہ و پیراستہ روشنی کا وہ مینارہ کھڑا کیا جس کی  
برکات و روشنیاں رہتی دنیا تک قائم و دائم رہیں گی۔ ان لوگوں کی پاکیزگی و پارسائی  
اور نزاہت و علوم مرتبت کی گواہی قرآن مجید نے کبھی ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّٰٰشِدُونَ﴾  
کی سچی نظیر کی صورت میں، کبھی ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا﴾ کی زندہ تعبیر کی  
شکل میں، کبھی ﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾ کی پر زور تجھیر کی صورت میں  
کبھی ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَمْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِتَتَّقُوا﴾ کی عظیمانہ تاثیر کی  
صورت میں پیش فرمائی۔ اگر دیکھا جائے تو یہ بات کسی فرد و بشر سے مخفی نہیں کہ یہ وہ  
مقدس نفوس ہیں جو چلتے زمین پر اور اُنکے قدموں کی آواز سات آسمانوں کے اُوپر

17	حضرت حسن و حسینؑ کی صحابیت کا انکار	33
18	سیدۃ النساء، حضرت فاطمہ الزہراءؑ کے خلاف زبان درازی	34
19	سیدۃ زینبؑ کی عصمت کشائی	36
20	اُمہات المؤمنین کے بارہ میں زبان درازی	37
21	سیدنا عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، کے خلاف ”لب کشائی“	38
22	سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمرؓ کو گالیاں دینا	39
23	سیدنا ابن عباسؓ پہ بہتان بازی	39
24	تبلیغی ”فضائل اعمال“ کی کرم فرمائی	40
25	مکتب دیوبند کی حیرت انگیز ولایت	41
26	سیدنا ابو حمید الساعدیؓ کے خلاف بدزبانی	43
27	سیدنا امیر معاویہؓ کے خلاف بدزبانی	44
28	مکتب حنفی کی انوکھی تربیت و فقاہت	46

آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي))<sup>①</sup>

”اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملے میں، ان کو میرے بعد ہدف تنقید نہ بنانا کیونکہ جس نے بھی ان سے محبت کی تو یہ میری محبت کی بنا پر اور جس نے ان سے بدظنی و بغض رکھا اس نے مجھ سے بدظنی کی بنا پر ان سے بغض رکھا جس نے ان کو تکلیف دی اس نے مجھ کو تکلیف دی۔“

بلکہ ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))<sup>②</sup>

”جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہتا ہے وہ اللہ، فرشتوں اور پوری انسانیت کے نزدیک لعنتی ہے۔“

سیدنا سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَنْ نَطَقَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ فَهُوَ صَاحِبُ هَوَى))<sup>③</sup>

”جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارہ میں ایک حرف بھی گستاخانہ استعمال کرتا ہے وہ پکا بدعتی ہے۔“

امام الحسن بن علی البر بھاری رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

((وَأَعْلَمُ أَنَّهُ مَنْ تَنَاوَلَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْلَمُ أَنَّهُ أَرَادَ مُحَمَّدًا ﷺ وَقَدْ آذَاهُ فِي قَبْرِهِ))<sup>④</sup>

”اچھی طرح جان لو جو کسی ایک صحابی کو برا بھلا کہتا ہے سمجھ لو وہ درحقیقت

① ترمذی: ۳۶۰/۴ وحسنہ، صحیح ابن حبان: ۷۲۵۶.

② السلسلة الصحيحة: ۳۴۰. شرح السنة ص: ۷۵-۷۴.

③ شرح السنة ص: ۱۲۰ طبقات الحنابلة للإمام ابن أبي يعلى: ۲/۳۷.

سنائی دیتی، جن کو اللہ رب العزت نے دُنیا میں جنت کی بشارت دی، جن کو لسان نبوت سے ایک ہی مجلس میں آٹھ مرتبہ جنت کی خوشخبری ملی، جن کیلئے قیامت کے دن جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے۔ جن کی ہیبت و دبدبے سے قیصر و کسری کے اپوانوں میں لرزا پیدا ہو جاتا تھا۔ جو رسول ہاشمی ﷺ کے اشارہ آبرو پر کٹ مرنا اپنے لیے سعادت سمجھتے، جنہوں نے اخوت و بھائی چارہ کی لازوال داستانیں رقم کیں، جن کا اوڑھنا بچھونا، چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، نبوی سیرت کے سائے تلے، جنہوں نے سید ولد آدم، رسول محترم کے لیل و نہار کا لمحہ لمحہ صدر و کتابت کے ذریعہ محفوظ فرمایا ہو ان کی زندگی کا ہر پہلو درخشاں اور قیامت تک آنے والی انسانیت کیلئے معیار ہدایت ہی نہیں بلکہ عظیم تر مشعل راہ بھی ہے۔ فرقہ پرستی کے اس دور میں ان اصحاب رسول کے خلاف زبان درازی، گالی گلوچ، سب و شتم اور انکو برا بھلا کہنا بغض و نفاق کی دلیل اور کفر صریح کا منہ بولتا ثبوت ہے حالانکہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے انکو گالی گلوچ کرنے سے منع فرمایا تھا۔ ارشاد نبوی ہے۔

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ))<sup>①</sup>

”میرے اصحاب کو گالیاں نہ دو پس اگر تم میں سے کوئی بھی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو یہ انکے پورے مدیا نصف مد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔“

اس طرح عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِابْغِضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ

① صحیح البخاری مع الفتح: ۳۶۷۳، صحیح مسلم: ۲۵۴۱، سنن أبی داؤد: ۴۶۵۸، جامع

ترمذی: ۳۸۶۱، مسند احمد: ۱/۱۳، التعليقات الحسان علی صحیح ابن حبان: ۷۲۰۹

”امام ابو زرعة الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی شخص کو اصحاب محمد ﷺ کے بارہ میں تنقیص (برا بھلا) کرتے دیکھے پس اچھی طرح عقیدہ بنا لے کہ وہ پکا زندیق ہے اور یہ اس لیے کہ ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ برحق ہیں اور ان پر نازل شدہ قرآن برحق ہے اور ہم تک قرآن و سنت کی تعلیمات پہنچانے والے لوگ یہی صحابہ کرام ہی تو ہیں یہ زندیق لوگ ان صحابہ کرام پر جرح کر کے درحقیقت کتاب و سنت کو باطل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان اصحاب محمد ﷺ کو برا بھلا کہنے والے مجروح ہی نہیں بلکہ پکے کافر و زندیق ہیں۔“

جب ائمہ و محدثین کے نزدیک ان مقدس ہستیوں کو برا بھلا کہنے والا اور گالی گلوچ کرنے والا کافر و زندیق ہے تو ان اصحاب رسول کو غیر فقیہ اور مجہول کہنے والا بھی اپنے بارہ میں خود سوچے کیونکہ ان سے محبت و عقیدت عین ایمان اور ان سے بغض و عناد، حسد و کینہ نہ صرف تقلیدی غلاظت کا سرچشمہ بلکہ عین کفر و نفاق بھی ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو ان نفوس قدسیہ کے ساتھ والہانہ محبت کی توفیق عنایت فرمائے۔

دوسری صدی کے بعد سے لیکر آج تک کچھ لوگوں نے مسلک پرستی اور تقلیدی تعصب میں آ کر اصحاب رسول رضوان اللہ اجمعین کی ذوات مقدسہ کے بارہ میں نہ صرف تنقیص کی بلکہ طبقہ صحابہ میں فقیہ و غیر فقیہ اور معروف و مجہول جیسی بیہودہ تقسیمات کر کے عجیب و غریب موشگافیاں بھی کیں۔ حالانکہ یہ تقسیمات صحابہ کرام کی گستاخی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ غیر علمی و غیر منصفانہ تقسیمات نہ صرف مکتب بغداد کی کرشمہ سازی بلکہ اصحاب رسول کے خلاف گھناؤنی سازش کی بین دلیل بھی ہیں۔ اس گھناؤنی سازش کی نقاب کشائی کیلئے خاکسار نے یہ مختصر سا کٹیج ترتیب دیا ہے تاکہ عوام الناس کو مکتب بغداد کے فیض یافتگان مقلدین حضرات کا اصحاب رسول رضوان اللہ اجمعین

رسول اللہ ﷺ کو نشانہ تشنیع بناتا ہے بلکہ آپ کی قبر میں آپ کو تکلیف بھی دیتا ہے۔“

امام اہلسنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فَمَنْ سَبَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ أَحَدًا أَوْ تَنَقَّضَهُ أَوْ طَعَنَ عَلَيْهِمْ أَوْ عَرَّضَ بَعْضَهُمْ أَوْ عَبَّ أَحَدًا مِنْهُمْ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ رَافِضِيٌّ خَبِيثٌ مُخَالِفٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا))<sup>①</sup>

”جو کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا ان میں سے کسی ایک کو گالی گلوچ کرتا ہے یا ان کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا ان پر لعن طعن کرتا ہے۔ یا ان کی عیب جوئی کرتا ہے وہ پکا خبیث بدعتی اور رافضی (شیعہ) ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا نہ کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل“

بلکہ صحابہ کرام کو برا بھلا کہنے والا اور گالی گلوچ کرنے والا تو زندیق و کافر ہے جیسا کہ امام الجرح والتعديل، امام المحدثین، سید الفقہاء ابو زرعة الرازی سے باسند صحیح امام خطیب بغدادی اپنی کتاب میں نقل فرماتے ہیں:

((أحمد بن محمد بن سليمان التستري يقول: سمعت أبا زرعة يقول: إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَنْتَقِضُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاعْلَمْ أَنَّهُ زَنْدِيقٌ وَذَلِكَ أَنَّ الرَّسُولَ عِنْدَنَا حَقٌّ وَالْقُرْآنَ حَقٌّ وَإِنَّمَا أَدَّى إِلَيْنَا هَذَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَنَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ وَإِنَّمَا يُرِيدُونَ أَنْ يُجَرِّحُوا شُهُودَنَا لِيُطْلُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَالْجَرِّحُ بِهِمْ أَوْلَى وَهُمْ الزَّانِدَةُ))<sup>②</sup>

① طبقات الحنابلة لابن أبي يعلى ۱/۳۰

② الكفاية في علم الرواية ص: ۴۹

## صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور احناف

انتہائی اختصار کے ساتھ آج تک علماء حنفیہ نے صحابہ کرامؓ کے خلاف جو کچھ نازیبا اور گستاخانہ الفاظ استعمال کیئے ہیں اور یہ الفاظ کی حد تک نہیں بلکہ انہی اصطلاحات پر اپنے قواعد و عقائد کی بنیاد بھی ڈالی ہے۔ بیان کرنا اپنا فریضہ ہی نہیں بلکہ اسکی نقاب کشائی صحابہ کرام سے عین محبت کی دلیل سمجھتا ہوں تاکہ عوام الناس کا عقیدہ ان مقلدین کے غلط نظریات اور تقلیدی افکار سے محفوظ رہے۔ ذیل کی سطور میں اس کی کچھ مثالیں عرض کی جاتی ہیں تاکہ بات عیاں ہو جائے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی:

علماء حنفیہ سیدنا ابو ہریرہؓ کے بارہ میں جو الفاظ اپنی کتابوں میں رقم کرتے ہیں اُس کی تفصیل درج ذیل ہے:

((أبو هريرة وان كان معروفاً بالعدالة والضبط ولكن لم يكن فقيهاً ولا مجتهداً))

”سیدنا ابو ہریرہؓ اگرچہ عادل و ضابط تھے لیکن فقیہ اور مجتہد نہ تھے۔“<sup>①</sup>

① (ابو صالح منصور بن اسحاق السجستانی (المتوفی: ۲۹۹ھ) نے اپنی کتاب (الغنية في الأصول ص: ۱۲۰) میں، مولانا احمد بن علی أبو بكر الجصاص (المتوفی: ۳۷۰ھ) نے اپنی کتاب (الفصول في الأصول: ۱۳۶/۳) میں، احمد بن محمد بن اسحاق ابو علی الشاشی (المتوفی: ۳۴۴ھ) نے اپنی کتاب (اصول الشاشی ص: ۲۷۵) میں، مولانا القاضي عبيدالله بن عمر أبو زيد الدبوسي حنفی (المتوفی: ۴۳۰ھ) نے اپنی کتاب (تقويم الأدلة ص: ۱۸۰) میں

کے ساتھ ”عقیدت و محبت“ کا انوکھا وزہریلا انداز سمجھ آ جائے۔ اللہ رب العزت سے دُعا ہے کہ ہم سب کو صحابہ کرام کی مقدس ذوات کے ساتھ والہانہ عقیدت کی توفیق عنایت فرمائے (آمین)

وما توفیقی الا بالله عليه توكلت واليه أنيب.

الطاف الرحمن الجوهر

سکنہ ملتان خورد تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال

علیہ ((<sup>۱</sup>

”کہ ان کی روایات اس وقت تک مقبول ہیں جب تک قیاس کے مخالف نہیں ہیں۔ اگر قیاس کے مخالف آجائیں تو قیاس حنفی کو مقدم کیا جائے گا۔“  
حالانکہ اگر دقیق نظری سے مطالعہ کیا جائے تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابہ کے دور زریں میں افتاء کے منصب عظیم پر فائز تھے۔ جیسا کہ مولانا عبدالعزیز البخاری الحنفی نقل فرماتے ہیں:

((وقد كان يفتى في زمان الصحابة وما كان يفتى في ذلك الزمان الا فقيه مجتهد))<sup>۲</sup>  
”کہ صحابہ کرام کے دور میں ایک غیر فقیہ اور غیر مجتہد شخص کسی طرح فتویٰ صادر نہ کر سکتا تھا۔“

پھر صحابہ کرام میں سے اگر کسی کو حفظ حدیث میں تقدیم کا اعزاز حاصل ہے تو یہی سیدنا ابو ہریرہ ہیں جیسا کہ امام سیوطی اور بقی بن مخلد نے اپنی اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔ کہ آپ کو ۱۵۳۷۳ احادیث حفظ تھیں۔<sup>۳</sup>

حدیث رسول اللہ ﷺ کے اس مکتبہ عظیمہ میں صرف ایک کلمہ ”غیر فقیہ“ کہہ کر تشکیک پیدا کرنا نہ صرف مسلکی تعصب اور اصحاب رسول ﷺ کی گستاخی کا منہ بولتا ثبوت ہے بلکہ بالواسطہ اللہ اور اس کے رسول سے کھلم کھلا اعلان جنگ کے مترادف بھی ہے۔

۱۔ کشف الاسرار: (۳۷۱/۳) و (کشف الاسرار از نسفی ۲/۲) و (جامع الاسرار ۳/۳۶۸)۔

۲۔ کشف الاسرار علی اصول فخر الاسلام البزدوی: ۳۸۳/۲۔

۳۔ تدریب الراوی: ۲۱۷/۲ و مسند بقی بن مخلد القرطبی: ۷۹۔

بلکہ بڑے واضح الفاظ میں نقل کرتے ہوئے حنفی حضرات کہتے ہیں کہ ان کی جو روایات قیاس (حنفی) کے خلاف ہوں گی ان کو متروک و مردود ٹھہرایا جائے گا جیسا کہ مولانا عبدالعزیز البخاری الحنفی، نسفی حنفی، کاکھی حنفی وغیرہ اپنی اپنی کتب میں رقمطراز ہیں:

((انما يقبل مالا يخالف القياس فاما خالفه فالقياس مقدم

(بقیہ سابقہ صفحہ) میں، مولانا جلال الدین عمر بن محمد الخبازی (المتوفی: ۵۶۹۱) نے اپنی کتاب (المغنی فی الأصول ص: ۲۰۷) میں، مولانا ابولبرکات حافظ الدین النسفی (المتوفی: ۵۷۱۰) نے اپنی کتاب (کشف الاسرار: ۲/۲۶۸) میں، مولانا محمد بن محمد بن احمد الکاکی (المتوفی: ۵۷۴۹) نے اپنی کتاب (جامع الاسرار فی شرح المنار: ۳/۶۶۸) میں، زین الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بابن نجیم (المتوفی: ۵۸۶۱) نے اپنی کتاب (فتح الغفار: ۲/۱۸۰) میں، مولانا یوسف بن حسین الکرماستی (المتوفی: ۹۰۷ھ) نے اپنی کتاب (الوجیز فی أصول الفقه ص: ۱۵۱) میں، مولانا حسام الدین محمد بن عمر الحسامی (المتوفی: ۵۶۴۴) نے (الحسامی مع شرحه العجیب المسمی بالنامی از ابو محمد عبدالحق ص: ۱۴۸) میں، مولانا حسین بن علی السغناقی (المتوفی: ۵۷۱۰) نے (الوافی شرح الحسامی: ۱۷۱) میں، محمد بن حمزہ الفناری نے اپنی کتاب (فصول البدائع: ۲/۲۲۳) میں، مولانا علاء الدین الحصکفی (المتوفی: ۱۰۸۸ھ) نے اپنی شرح (افاضة الأنوار علی أصول المنار: ۱۹۵) میں، ملا جیون (المتوفی: ۱۱۳۰) نے اپنی شرح (نور الأنوار ص: ۱۷۹) میں، مولانا خلیل احمد سہارنپوری (المتوفی: ۱۱۴۷ھ) نے اپنی شرح (بذل المجہود شرح ابی داؤد: ۱/۱۶۱) میں مولانا محمود الحسن دیوبندی نے (تقریر ترمذی ص: ۳۶) میں اور (الشافی مع اصول الشاشی ص: ۲۲۲) میں نقل فرمایا ہے۔



۵۹۷ھ) نے اپنی کتاب (المنتظم فی تاریخ الأمم والملوک ۱۰۶/۱۷) میں ”یوسف بن علی ابوالقاسم الزنجانی الفقیہ“ کے ترجمہ میں بھی نقل کیا ہے اس لئے ان متعصب حنفی حضرات کو غور و فکر کرنا چاہئے جو غیر فقیہ اور غیر مجتہد جیسے گستاخانہ الفاظ ان نفوس قدسیہ کے خلاف استعمال کرتے ہیں جن کے بارہ میں اللہ رب العزت نے اپنے قرآن میں بار بار ”رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ“ کے تمغہ جات نازل فرمائے ہیں۔

### اے ارباب عقل و دانش ذرا غور تو کرو!

اصحاب رسول ﷺ کے بارہ میں فقیہ و غیر فقیہ معروف و مجہول جیسی ناروا تقسیمات کی ضرورت کیوں پڑی حالانکہ ایک ہی حدیث کے بارہ میں مہارت رکھنے والا انسان بھی اللہ کی نازل کردہ شریعت میں فقیہ ہے تو ہزاروں حدیثوں کا حافظ غیر فقیہ کیوں.....؟ یہ تقسیمات محض مسلکی دفاع، اور فقہ محمدی کے ارکان اساسیہ سے بے بصیرتی و نا آشنائی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

پھر آسمان نبوت کے ستاروں میں سیدنا ابو ہریرہؓ کو غیر فقیہ اور غیر مجتہد جیسے شاترانہ القابات سے نوازنا یقیناً بے انصافی و بے اعتدالی اور تقلیدی زہر کا شاخسانہ ہے جبکہ ان کے بارہ میں نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

((اللَّهُمَّ حَبِّبْ عَبْدَكَ هَذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي))<sup>①</sup>

”اے اللہ! ابو ہریرہؓ اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کے دامن محبت میں جگہ عنایت فرما اور مومنوں کو ان کے دامن محبت میں جگہ عنایت فرما۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ کوئی مومن اس دنیا میں ایسا پیدا نہیں ہوا جس

### ..... ایک حیرت انگیز واقعہ.....

امام ذہبیؒ نے اپنی کتاب (سیر أعلام النبلاء ۲: ۶۱۸، ۶۱۹) میں باسند صحیح نقل کیا ہے۔

قاضی ابوطیب فرماتے ہیں کہ دمشق کی جامع مسجد المنصور میں ہم بیٹھے تھے کہ خراسانی نوجوان آیا جو مسلک حنفی تھا۔ ”مسئلہ مصراة“ کے بارے سوال کیا اور اس کی دلیل طلب کی۔ مفتی نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے استدلال کیا جو اس مسئلہ میں نص قطعی ہے اس حنفی سائل نے کہا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ تو ”غیر فقیہ“ ہیں۔ حدیث میں وہ مقبول نہیں ہیں۔ (حالانکہ یہی روایت اس باب کے تحت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب (صحیح بخاری: ۲۶۱/۴۔ برقم الحدیث: ۲۱۴۹۱) میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی لائے ہیں جو احناف کے نزدیک فقیہ ہیں جب اسی حدیث کی بنیاد پر ابو ہریرہؓ غیر فقیہ ہیں تو اسی حدیث کی بنیاد پر عبداللہ بن مسعودؓ غیر فقیہ کیوں نہیں)۔ جب سائل نے سیدنا ابو ہریرہؓ کے بارہ میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے تو اچانک من جانب اللہ ایک اژدھا (بڑا سانپ) عذاب الہی کی صورت میں مسجد کی چھت سے نیچے گرا۔ تو لوگ انتہائی خوفزدہ ہو گئے اسی اثناء میں وہ حنفی سائل بھاگنے لگا تو سانپ نے اس کا پیچھا کیا۔ مجلس میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اپنے گستاخانہ الفاظ سے توبہ کرو۔ ”فقال رجل: توب، فقال: تبت“ اس نے توبہ کی تو سانپ ایسا غائب ہوا کہ اس کا اثر تک نہ رہا۔

اور اسی واقعہ کو مولانا عبدالرحمن مبارکپوری نے (تحفہ الأحوذی شرح جامع ترمذی: ۲۹/۱) میں، حافظ ابن العربی مالکی نے اپنی کتاب (عارضۃ الأحوذی شرح جامع الترمذی: ۲۶۵/۵) میں، اور حافظ ابو الفرج عبدالرحمان ابن الجوزی (المتوفی

وغیرہ کا لحاظ کیے بغیر فجر کی نماز پڑھائی۔ صرف اوپر نیچے ہو کر فرائض نماز ادا کیے تاکہ سورج طلوع نہ ہو۔ پھر امام ابوحنیفہ نے دوسرے وقت میں نفل کی نیت سے نماز دھرائی کیونکہ ابو یوسف کی اقتداء میں پڑھی جانوالی نماز تو صرف اوپر نیچے ہی تھی پھر اس موقع پر امام ابوحنیفہ نے کہا کہ آج کے دن ابو یوسف فقیہ بن گئے۔“

سوچیں جو شخص نماز کے واجبات، نماز کی سنن، تعدیل ارکان وغیرہ ترک کر کے نماز پڑھے بلکہ صرف اوپر نیچے ورزش ہی کرے تو وہ مکتب ابی حنیفہ کا سب سے بڑا فقیہ ہے۔ ہاں اس طرح کا فقیہ صحابہ کرام میں کوئی نہیں تھا۔ کیونکہ انکی نمازیں تو عین سنت نبوی کے مطابق خشوع و خضوع، آداب و حدود کی پابندی وغیرہ سے مترشح ہوتی تھیں۔ لیکن نبوی مکتب میں تعلیم حاصل کرنے والے، زندگی کے لیل و نہار رسول ہاشمی ﷺ کے ساتھ گزارنے والے، آپ کے ہزاروں فرامین کو اپنے سینوں میں نقش کرنے والے، سفر و حضر میں آپ کے ساتھ تکلیف برداشت کرنے والے، اور نبی کائنات ﷺ کے فرمان کی زبردستی پر اپنا سب کچھ قربان کرنے والے مقدس اصحاب کو غیر فقیہ کہنا یقیناً سوچی سمجھی سازش ہی نہیں بلکہ تقلیدی زہر کا عظیم تر شاخسانہ و کارنامہ بھی ہے۔ اگر فقہت کا یہی معیار ہے تو اس میں ابو یوسف کو خاص کرنے کی کیا ضرورت ہے اس طرح کا فقیہ تو دنیا میں ہر جاہل ترین انسان بھی بن سکتا ہے بلکہ اگر یہ معیار عوام الناس کو پتہ چل جائے تو یقیناً ہر کوئی فقیہ بننے کا متمنی ہوگا۔ اس طرح کے واقعات فخریہ انداز میں اپنی کتابوں کی زینت بنا نا اور صحابہ کے بارہ میں زبان درازیاں کرنا کس قدر جسارت مندی ہے اللہ حق پہچاننے کی توفیق عنایت فرمائے۔

(آمین)

نے مجھ کو سماعت یا بصارت کیا مگر وہ محبت نہ کرتا ہو۔“

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے جو دل محبت ابو ہریرہ سے خالی اور عاری ہے بلکہ عداوت و دشمنی، بغض و عناد، بے ادبی گستاخی سے لبریز و مملوء ہو وہ بے ایمان تو ہو سکتا ہے مگر ایماندار نہیں۔ پھر جس کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، اوڑھنا بچھونا حدیث رسول ہو اس کو حدیث رسول ﷺ میں بے بصیرتی و نا آشنائی اور عدم تفقہ بزعم قول مقلدین کس چیز کی غماز ہے؟ آپ خود ہی اندازہ کر لیں۔

اس موقع پر مکتب ابی حنیفہ کے ایک فیض یافتہ فرزند کی فقہت کا تذکرہ کرنا انتہائی قرین قیاس ہوگا۔ تاکہ عوام الناس پر یہ بات واضح ہو جائے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعین کے بارہ میں غیر فقیہ ہونے کے فتاوے صادر کرنے والے مقلدین حضرات کی تقلید انہ فقہت کس قدر شرمناک ہے۔

### ﴿ مکتب ابی حنیفہ کی فقہت ﴾

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو غیر فقیہ، غیر مجتہد اور غیر مفتی کہنے والے مقلدین حضرات ذرا سوچیں کہ اُنکے ذاتی مکتب کی فقہت کا کیا حال ہے جن کو فقیہ زمان اور مجتہد فی المذہب سمجھتے ہیں لہذا اس موقع پر مکتب ابی حنیفہ کے فیض یافتہ تلمیذ رشید ابو یوسف کی فقہت کا ایک واقعہ ذکر کرنا انتہائی مناسب ہوگا تاکہ حنفی فقہت کا معیار ہر مسلمان کو سمجھ آ جائے۔ مولانا محمود الحسن دیوبندی لکھتے ہیں:

”کہ ایک دفعہ قاضی ابو یوسف اور (غیر مقلد) امام ابوحنیفہ ایک سفر میں اکٹھے ہو گئے۔ نماز فجر کا پہلا وقت کسی وجہ سے فوت ہو گیا پس سورج طلوع ہونے کے بالکل قریب تھا۔ امام ابوحنیفہ نے ابو یوسف کو امام بنایا اور خود مقتدی بن گئے۔ ابو یوسف نے تعدیل ارکان، آداب شرعی، سنن و واجبات

### ﴿سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف زبان درازی﴾

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی کے فرزند جلیل ہیں، جن کو تاریخ و حدیث ”تبع سنت“ کے لقب سے موسوم کرتی ہے۔ ۲۶۳۰ احادیث کی روایت کا اعزاز بھی حاصل ہے جیسا کہ (مسند بقی بن مخلد: ۷۹) شاہد عدل ہے۔ بلکہ سیدنا سعید بن مسیب رحمۃ اللہ جو کبار تابعین میں سے ہونے کے ساتھ ساتھ مفسر قرآن بھی تھے۔ فرماتے ہیں:

((لَوْ شَهِدْتُ لِأَحَدٍ بِأَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَشَهِدْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا))<sup>①</sup>

”کہ اگر میں کسی کے بارہ میں جنتی ہونے کی گواہی دیتا تو ابن عمر کے بارہ میں گواہی دیتا۔“

اس قدر جلیل القدر صحابی سے ایک ادنی امتی کو فوقیت دینا کس قدر گستاخی ہے۔  
مولانا ابوالمؤید محمد بن الخوارزمی حنفی (۵۹۳-۶۶۵) رقمطراز ہیں:

((قال أبوحنيفة كان حماد أفتقه من الزهري وكان إبراهيم أفتقه من سالم وعلقمة ليس بدون ابن عمر وإن كانت لابن عمر صحبة وله فضل الصحبة))<sup>②</sup>

”اگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس صحبت رسول ﷺ کا اعزاز نہ ہوتا تو علقمہ تابعی ان سے کہیں زیادہ افضل و اعلیٰ تھے۔“

اس قسم کے الفاظ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔

① سیر اعلام النبلاء: ۲۱۲/۳.

### ﴿سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے خلاف ہرزہ سرائی﴾

علماء حنفیہ نے مسلکی دفاع کی خاطر گستاخی کا دوسرا وار سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر کیا۔ جن کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ نے دُعا فرمائی تھی۔

((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ))<sup>①</sup>

”اے اللہ! انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مال و اولاد میں زیادتی فرما اور جو کچھ تو نے ان کو عنایت فرمایا ہے اس میں برکت فرما۔“

اس حدیث میں لفظ ”ما“ عموم کیلئے ہے جیسا کہ حافظ علائی نے اپنی کتاب (تلقیح الفہوم فی تنقیح صیغ العموم: ۲۸۲، ۲۷۲) میں نقل کیا ہے۔ تو اس عموم کے دائرہ مدلول میں بصیرت و ادراک اور تفقہ فی الحدیث شامل ہے۔ اس عموم کی تخصیص کیلئے کسی دلیل قطعی کی ضرورت ہے۔ صرف آتش عداوت کو بجھانے کیلئے اس صحابی رسول ﷺ کو غیر فقیہ جیسے گستاخانہ الفاظ کا شکار بنانا یقیناً اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ علماء حنفیہ نے اپنی اپنی کتابوں میں اس قسم کے نازیبا الفاظ کو زینت قرطاس بنا کر دل کی بھڑاس نکالی۔<sup>②</sup>

① صحیح مسلم: ۲۴۸۱، و جامع ترمذی: ۳۸۲۹.

② بطور دلیل: (فتح الغفار: ۸۰/۲) و (والحسامی ص: ۱۴۴) و (اصول سرخسی مع تحقیق الدكتور رفیق المعجم ۳۵۰/۱-۳۵۲) و (الفصول فی الأصول للحصص: ۳۳۹/۳) و (الشافی مع أصول الشاشی ص: ۲۲۲) و (فصول البدائع ۲۲۳/۲) و (الوافی شرح الحسامی ص: ۱۷۱) و (جامع الاسرار فی شرح المنار: ۶۶۸/۳) و (كشف الاسرار النسفی: ۲۶/۲) و (اصول الشاشی ص: ۲۷۵) و (الوجیز فی اصول الفقہ: ۱۵۱) و (المغنی فی الاصول: ۲۰۷) و (الكافی شرح البزدوی: ۱۲۶۳/۳) و (افاضة الانوار ص: ۱۹۵) و (نور الانوار ص: ۱۷۹) وغیرہ پیش کرنا انتہائی قرین قیاس ہوگا۔

کی صداقت و عدالت، اور امانت و دیانت پر ڈاکہ ڈالنے کے ساتھ ساتھ بالواسطہ اسلام و ایمان کی تاریخ مسخ کرنے کے درپے ہیں۔ تفکر و ایاء اولی الالباب۔

پھر اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے بارہ میں معروف اور مجہول کی تقسیم بایں حال کہ وہ لوگ صدق و وفا کے مکین، امانت و دیانت کے پیکر تھے۔ اسلام کے خلاف ایک سازش ہی نہیں بلکہ عیاری و مکاری، سفاکاری و غداری کا ایک کرشمہ ساز بھی ہے۔ پھر بسیار صحابہ بدوی تھے تو بدوی ہونا کیا کسی راوی کے مجروح ہونے کا باعث ہو سکتا ہے۔ دنیا کی کسی بھی اصول حدیث کی کتاب میں مذکورہ قاعدہ مرقوم نہیں تو پھر اس طرح کا قاعدہ بنانا یقیناً مسلکی دفاع اور مذہبی تعصب کو ہوا دینے کے مترادف ہے۔ علل و مصالح اور مفاسد کے باب میں جتنا شریعت کا نقصان فقہ حنفی نے کیا شاید اتنا نقصان کسی نے بھی نہ کیا ہو۔ اور پھر یہ سلسلہ متاخرین کا ہی نہیں بلکہ متقدمین سے چلا آ رہا ہے جیسا کہ مولانا ابوبکر الجصاص (المتوفی: ۳۷۰ھ) رقمطراز ہیں:

((ان علیا لم یرد خبره لأنه قال لا نقبل شهادة الأعراب علی رسول اللہ ﷺ فاخبر! أنه أنما رده وإن كانوا جماعة، لأنه اتهم لكثرة وهمهم وقلة ضبطهم لأنهم أعراب، فكان ذلك احدی العلل التي رد خبرهم لها))<sup>①</sup>

حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بنیاد پر رد نہ کی کہ وہ خبر واحد تھی حالانکہ اس روایت کے راوی ایک پوری جماعت ہے۔ بلکہ اس لیے رد کی کہ اس کے راوی بدوی ہونے کے ناطہ کثرت و ہم اور قلت ضبط کا شکار تھے۔ اور یہ چیز روایت کی مردودیت کا باعث و سبب ہے۔

عبدالعزیز البخاری حنفی مذکورہ بالا تینوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحابیت کے بارہ میں

① الفصول فی الاصول: ۱۰۹/۳۔

﴿معقل بن سنان، وابصہ بن معبد، سلمة بن محبق پر جہالت کا طعنہ﴾

علماء حنفیہ نے اپنی دشمنی و عداوت کا اگلا وار ان نفوس قدسیہ پر کبھی مجہول الحال و مجہول العین کہہ کر اور کبھی ”بوال علی عقیبیہ“ جیسے نازیبا الفاظ سے کیا۔<sup>①</sup> ابو زید الدبوسی نے اپنی عداوت کو ان تینوں تک محدود نہیں کیا بلکہ بات بڑھاتے ہوئے قاعدہ نقل کیا کہ:

((وسائر الأعراب الذین ما عرفوا الا بما رووا مجہولون))<sup>②</sup> کہ وہ بدوی جس سے ایک یا دو آدمی روایت کرنے والے ہوں وہ مجہول ہیں۔ بلکہ عیسیٰ بن ابان کہتے ہیں:

((لا تقبل شهادات الأعراب علی رسول اللہ ﷺ فانما رد خبره لأنه لم یکن معروفاً بالعلم ونقل الأخبار))<sup>③</sup> ”دیہاتی صحابہ کی شہادتیں اس لیے قبول نہیں ہیں کیونکہ وہ علم اور اخبار (حدیثیں) کے نقل کرنے میں اتنے معروف نہیں تھے۔“

حالانکہ اگر نظر عمیق سے غور کیا جائے تو یہ مسلکی دفاع کی خاطر اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

① جیسا کہ (الغنیة فی الاصول: ۱۲۱) و (تقویم الأدلة: ۱۸۰) و (اصول السرخسی: ۳۵۴/۱) و (المغنی فی الاصول: ۲۰۷) و (افاضة الأنوار ص: ۱۹۵) و (التحریر از ابن الہمام: ۳۱۹) و (فصول البدائع از الفناری: ۲۲۴/۲) و (نہایة الوصول الی علم الاصول: ۳۸۵/۱) و (الحسامی ص: ۱۵۰) و (الوافی شرح الحسامی ص: ۱۷۲) و (کشف الأسرار از نسفی: ۲۸۱/۲) و (جامع الأسرار از کاکھی: ۶۷۸/۳) و (تسهیل الوصول الی علم الاصول از محللاوی ص: ۱۴۸) و (حاشیة نسفات الأ سحاراز ابن عابد بن حنفی، ص: ۱۸۱) آئینہ دار ہیں۔

② تقویم الأدلة: ۱۸۰۔

③ الفصول فی الاصول للحصاص: ۱۳۵/۳۔

اعلان بغاوت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

((أَنْ وَابِصَةَ وَسَلْمَةَ وَمَعْقِلًا وَأَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَرَوَّاعَهُ لَا يُعَدُّونَ مِنْ صَحَابَةِ عَلِيٍّ مَا اخْتَارَهُ الْأَصُولِيُّونَ لِعَدَمِ مَعْرِفَةِ طَوْلِ صَحْبَتِهِمْ))<sup>●</sup>

”مذکورہ بالا تینوں صحابہ، وابصہ، سلمہ اور معقل نے اگرچہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور ان سے روایت بھی کی لیکن حنفی اہل اصول کے نزدیک مختار قول کے مطابق یہ صحابہ میں شمار نہیں ہوتے کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے لمبی صحبت اختیار نہیں کی۔“

حالانکہ سوچنے والی بات یہ ہے جن کو جمہور محدثین اور مورخین اہلسنت صحابہ میں شمار کرتے ہیں ان کی صحابیت کا انکار کرنا یقیناً مسلک پرستی اور امام پرستی کا منہ بولتا ثبوت ہی نہیں بلکہ مبداء اسلام کے خلاف ایک زبردست گھناؤنی سازش بھی ہے۔ ان کی صحابیت کا اقرار کرتے ہوئے ابن حجر، امام ذہبی، اصہبانی، ابن الاثیر، امام بخاری، امام مزی، مقریزی، ابن عبدالبر، ابن سعد، ابن کثیر، وغیرہ وغیرہ نے اپنی اپنی کتب میں بڑے واضح الفاظ میں لکھا ہے۔<sup>●</sup>

● کشف الاسرار ۷۱۳/۲، مطبوعہ دارالکتاب العربی.

● تفصیل کیلئے دیکھیے: (الاصابة ۴۶۱/۶، اسد الغابة ۶۲۷/۴، تہذیب الکمال ۳۵۰/۱۹، حلیۃ

الاولیاء ۳۰۱/۲، تاریخ کبیر ۳۹۱/۷، طبقات ابن سعد ۳۲۰/۴، سیر اعلام النبلاء ۵۷۵۶/۲،

کتاب الثقات ۳۹۳/۳، معرفت الصحابہ ۱۳۴۴/۳، ۱۰۱۰/۲۵، ۲۷۲۴/۵، الاستیعاب

۲۰۲/۲ (وغیرہ)

## سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے خلاف گستاخانہ رویہ

آسمان نبوت کا یہ وہ ستارہ ہے جن کی کہانی اسلامی تاریخ کا ایک منور باب ہے۔ حضرت سلمان فارسی جن حالات میں مشرف بہ اسلام ہوئے ان کی اپنی تابانیاں وضو فشانیاں ہیں۔ انتہائی جانثار، وفادار، متورع، ذہین و فطین، شجاع، بہادر، متبع سنت، سرور گرامی علیہ الصلاۃ والسلام کی سنت پہ کٹ مرنا اپنی زندگی کا مشن تصور کرتے تھے۔ دین اسلام کی خاطر ان کی قربانیاں قیامت تک مسلمانوں کی تاریخ کا حصہ ہی نہیں بلکہ چمکتے، دکھتے آفتاب و مہتاب کی طرح ایک سنہری باب بھی ہیں۔ لیکن ان کے بارہ میں اس قسم کے نازیبا الفاظ استعمال کرنا جس سے زمین کا کلیجہ شق ہو جائے کتنی بڑی سنگینی ہے۔ مولانا ابن عابدین حنفی رقمطراز ہیں:

((وَأَمَّا سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ فَهُوَ أَنْ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ مِنْ حَيْثُ الصَّحْبَةُ فَلَمْ يَكُنْ فِي الْعِلْمِ وَالْإِجْتِهَادِ وَنَشْرِ الدِّينِ وَتَدْوِينِ أَحْكَامِهِ كَأَبِي حَنِيفَةَ))<sup>●</sup>

”کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اگرچہ صحبت رسول ﷺ کے لحاظ سے امام ابوحنیفہ سے افضل تھے۔ لیکن علم، اجتہاد، دین کی ترویج اور احکامات کی تدوین میں امام ابوحنیفہ حضرت سلمان فارسی سے افضل تھے۔“

بلکہ ابوالبرکات نسفی حنفی اور محمد بن محمد الکاکی حنفی کہتے ہیں:

((لَمْ يَعْرِفْ بِالْفَقْهِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْإِجْتِهَادِ))<sup>●</sup>

”کہ وہ غیر فقیہ و غیر مجتہد تھے۔“

بلکہ یہی بات ابن نجیم حنفی اور ابن الہمام حنفی نے کہی۔<sup>●</sup>

● حاشیہ ابن عابدین: ۵۲/۱ ● کشف الاسرار ۲۶/۲ (جامع الاسرار ۶۶۸/۳)

● فتح الغفار ۸۰/۲، التحریر ص: ۳۱۰

حالانکہ اگر سوچا جائے تو یہود و نصاریٰ بھی اپنے ائمہ و احبار، علماء و فقہاء کی خاطر شریعتوں میں تغیر و تبدل، تاویل و تحریف اپنے لیے ضروری سمجھتے تھے۔ تو قرآن نے انہیں اہل شرک میں شامل کیا ہے۔ اور اگر آج بھی وہی اسلوب اپنایا جائے تو پھر.....؟

فاعتبروا یا اولی الالباب

### ﴿سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے عداوت کا ایک انداز﴾

سیدنا وائل بن حجرؓ یمن کے شہزادے تھے اور ان کو ایک اعرابی، بدوی، پینڈو قرار دے کر اے سے زائد احادیث۔ جیسا کہ (مسند بقی بن مخلد صفحہ: ۸۳) میں ہے۔ کو مخ کر دینا کس قدر بے اعتدالی و نا انصافی ہے۔ جیسا کہ علماء احناف نے امام ابو حنیفہؒ کے استاذ ابراہیم نخعی کی سند سے نقل کیا ہے کہ: ”ہو اعرابی لا یعرف شرائع الاسلام“ یعنی وہ ایک بدوی تھے اسلام کے احکامات سے نا بلد و نا آشنا تھے۔

ان کے بقول صحابی رسول ﷺ تو شریعت اسلامیہ سے ناواقف و نا آشنا تھے۔ اور صدیوں بعد آنے والے مکتب ابی حنیفہ کے تربیت یافتہ فقہائے حنیفہ فقہ اسلامی کے ماہر اور امت مسلمہ کے سرتاج و سراج کیسے بن گئے.....؟ کبرت کلمہ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذباً.

### ﴿مؤذن رسول سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے خلاف ایک سازش﴾

مؤذن رسول حضرت بلالؓ کو غیر فقیہ اور غیر مجتہد کہنا • کس قدر ظلم و گستاخی ہے۔ دریں حال کہ یہ وہ صحابی ہیں جن کو مؤذن رسول ﷺ ہونے کے ساتھ ساتھ ۴۴

① جامع المسانید از المؤید محمد بن محمود الخوارزمی: (۳۵۸۱) و (موظا امام محمد

ص: ۱۵۲)

② جیسا کہ (فتح الغفار: ۸۰/۲) و (کشف الأسرار آنسفی: ۲۶/۲) و (الغنیة فی الأصول:

۱۶۰) و (جامع الأسرار: ۶۶۸/۳) و (افاضة الأنوار ص: ۱۹۵) میں مرقوم ہے۔

ایک ادنیٰ امتی کو ان اصحاب رسول پر ترجیح دینا، غیر فقیہ اور غیر مجتہد کہنا جنہوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر دن میدان کارزار میں اور راتیں بارگاہ ایزدی میں کھڑے ہو کر گزاریں، جن کے اعمال کو دیکھ کر رب العزت نے دنیا میں ہی ان کو جنت کے شوقیٹ عنایت کر کے ساری کائنات سے افضل قرار دیا۔ ان سے مجروح امتیوں کو افضل قرار دینا کتنا بڑا ظلم ہے۔

### ﴿سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر نا سمجھی کا طعنہ﴾

یہ وہ ہستی ہیں جن کو صحبت رسول ﷺ کے اعزاز کے علاوہ ۱۳۶ احادیث نبویہ کے راوی ہونے کی عظیم سعادت بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ (مسند بقی بن مخلد ص: ۸۲) میں مرقوم ہے۔ ان کے بارہ میں زبان درازیاں کرنا، طعن و تشنیع کے نشتر چلانا یقیناً صدری کینہ و بغض کو طشت از بام کرنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ ملا علی قاری حنفی اور صاحب حاشیہ مشکوٰۃ حنفی رقمطراز ہیں:

((قال بعض الشراح من علمائنا یحتمل أنه مسح بناصیة وسوی عمامته بیدیه فحسب الروای تسویة العمامة عند المسح مسحاً)) ①

”ہمارے بعض علماء فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنی پیشانی پہ مسح کیا اور پگڑی مبارک کو درست کیا تو صحابی رسول ﷺ نے پگڑی کی درستی کو سر کا مسح گردانا۔“

اپنے مسلکی دفاع کی خاطر آیات و احادیث میں تاویل، رواۃ حدیث پر طعن و تشنیع یقیناً حاملین فقہ حنفی اور مدافعیین قول امام کی حیات مستعار کا و طیرہ بن چکا ہے۔

① مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: ۱۱۱/۲ و حاشیة مشکوٰۃ: ۴۶/۱

### ﴿سیدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ پر تدلیس کا طعنہ﴾

سیدنا عبادۃ بن صامت صحابی رسول ان بارہ نقیبوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے رسول کریم کو مدینہ طیبہ آنے کی دعوت دی۔ ان کے بارہ میں مولانا حسین احمد مدنی حنفی نے اپنی کتاب میں کس قدر گستاخانہ الفاظ نقل کیے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

”سورۃ الفاتحہ کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ: ”لا صلوة“ والی روایت کے راوی عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ ہیں حالانکہ یہ مدلس ہیں اور مدلس کا عنعنہ معتبر نہیں۔“

مقدمین کی طرح متاخرین نے بھی کتاب و سنت کے حاملین کے خلاف زہر پھیلانے کی کوشش کی۔ اپنے آپ کو علم و فقہ کے انبیاء کہلوانے والوں کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ مدلس کون ہوتا اور تدلیس کی تعریف کس پر منطبق ہوتی ہے.....؟ ایسی جہالت پہ لاکھوں سلام!

### ﴿سیدۃ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے خلاف موشگافی﴾

فاطمہ بنت قیس صحابیہ تھیں اور ان کے بارے میں مولانا اصغر حسن رقمطراز ہیں:

”کہ فاطمہ کونان و نفقہ اس لیے نہ دلوا یا گیا کیونکہ وہ زبان دراز تھیں“

کتنے افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ اصحاب رسول کے خلاف کس قدر جرأت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی زبانوں اور قلموں کو گستاخانہ طور پر استعمال کرتے

① توضیح الترمذی: (۴۳۶/۱، ۴۳۷)، مرتب: مولانا قاضی محمد قاسم سابق محدث مدرسہ دارالعلوم لطیفی کٹھیار (بہار)، تہذیب و تعلیق مولانا مفتی عبد الجلیل محدث جامعہ اسلامیہ مدینہ مدنی نگر کلکتہ: (۵۱)۔

② والورد الشذی علی جامع الترمذی از اصغر حسن ص: ۱۹۶، مرتب: عبد الحفیظ بلیاوی، تقاریر شیخ الہند ص: ۱۳۳، مرتبہ عبد الحفیظ بلہاوی۔

احادیث نبویہ کی روایت کا اعزاز بھی حاصل ہے جیسا کہ (مسند بقی بن مخلد: ۸۶) میں مکتوب ہے۔ پھر یہاں تک ہی نہیں بلکہ یہ تو وہ عظیم ہستی ہیں جو چلتے زمین پر تھے اور ان کے قدموں کی آہٹ جنت میں سنائی دیتی تھی۔

### ﴿غیر مقلد امام ابو حنیفہ کا ایک شرانگیز اصول﴾

امام ابو حنیفہ نے قبول روایت کے لیے شرط لگائی ہے کہ راوی مذکر ہو مونث نہ ہو۔ اگر وہ روایت کسی مونث سے مروی ہے تو امام صاحب کے نزدیک قابل قبول نہیں سوائے ام المومنین سیدۃ عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے۔

جیسا کہ امام سخاویؒ اپنی کتاب (فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث: ۲۸۹/۱) و ابوالحسن علی بن محمد حبیب البصری الماوردی اپنی معروف کتاب (ادب القاضی: ۱/۳۸۵) اور مدینہ یونیورسٹی کے محقق عظیم الشیخ عبدالعزیز بن محمد ابراہیم العبد الطیف اپنی معروف کتاب (ضوابط الجرح والتعدیل: ۱۹) پر رقمطراز ہیں:

((وامتنع ابو حنیفہ من قبول أخبار النساء فی الدین الا اخبار عائشہ وام سلمة رضی اللہ عنہما))

کہ امام ابو حنیفہ ان اہمات المومنین کے علاوہ باقی تمام اہمات المومنین اور صحابیات وغیرہ کی روایات دین میں قبول نہیں کرتے تھے۔ اس اصول کے تحت کم و بیش ۱۰۰ روایات کا قلع قمع کر کے بہت سارے ذخیرہ احادیث کو نہ صرف مسخ کرنے کی کوشش کی بلکہ زوجات النبیؐ اور صحابیات سے بغض و عناد کی تحریک کو پروان چڑھانے میں کسی قسم کی کسر بھی نہ چھوڑی۔

اُس تاویل کی وقعت نہ ہو مگر نصرت مذہب کیلئے تاویل ضروری سمجھتے ہیں  
دل یہ نہیں مانتا کہ قول مجتہد چھوڑ کر حدیث صریح پر عمل کر لیں۔“  
اس موقع پر اس نظریہ کی چند مثالیں ذکر کرنا عین انصاف ہی نہیں بلکہ انتہائی  
قرین قیاس بھی ہوگا۔

**الأول:**..... ابن نجیم حنفی جن کو مکتب تقلید میں ابو حنیفہ ثانی کے لقب سے موسوم  
کیا جاتا ہے وہ اپنی کتاب میں ذمی شخص کے مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔  
کہ مثلاً ایک غیر مسلم آدمی جو مسلمانوں کے ملک میں جزیہ دیکر رہائش پذیر ہے۔ نبی  
کریم ﷺ کو گالیاں دیتا ہے تو اُس کا حکم کیا ہے۔ تو مولانا ابن نجیم حنفی فرماتے ہیں:

((نفس المومن تمیل الی قول المخالف ولكن اتباعنا  
للمذهب واجب))

”کہ ایمان کا تقاضا تو یہی ہے کہ اُس شخص کو قتل کر دیا جائے جس طرح ائمہ  
حدیث کا مسلک ہے۔ لیکن چونکہ مذہب حنفی میں اُس کو قتل کرنا جائز نہیں لہذا  
ہم حنفی مقلدین پر اپنے حنفی مذہب کی اتباع واجب ہے۔“

کتنی حیرانگی کی بات ہے کہ ایمان اگر جاتا ہے تو چلا جائے مقلدین حضرات کیلئے  
بے ایمان ہونا کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ اہل تقلید کا روزمرہ کا یہ کاروبار ہے نصوص شرعیہ کو  
ٹھکرانا مقلدین حضرات کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ہاں اپنے تقلیدی مذہب کو ترک  
کرنا کفر کے برابر سمجھتے ہیں۔ ”ایسے مذہب پہ لاکھوں سلام“

**الثانی:**..... ”مسئلہ بیع الخیار“ کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا محمود الحسن  
دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

((الحق والانصاف أن الترجیح للشافعی فی هذا المسئلة

ہیں اور یہ وہ لوگ جن کے ذریعہ یہ دین اسلام نہ صرف پھیلا بلکہ اسلام کو اگر کسی نے  
عملی جامہ پہنایا تو یقیناً یہی لوگ تھے۔ ان کی عدالت و صداقت اور امانت و دیانت ہی  
مجروح و مخدوش کر دی جائے تو حقانیت اسلام بھی مشکوک ہو جائے گی۔ کیونکہ اسلام کا  
اصل مبدأ و اساس تو یہی لوگ ہیں۔ لیکن تقلیدی مرض اتنا زہریلا ہے کہ اس کے سامنے  
قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ اور آثار صحابہ کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ اس  
موقع پر تقلیدی طبیعت کی کچھ مثالیں ذکر کرنا حقیقت تقلید کی تفہیم میں انتہائی مناسب ہو  
گا تاکہ فلسفہ تقلید آشکارہ ہو جائے۔

### ﴿ تقلیدی مزاج پہ لاکھوں سلام ﴾

ہر چیز کا ایک مزاج اور فطرت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح تقلید کا مزاج ہی  
درحقیقت کتاب و سنت کی روشن تعلیمات کے سراسر منافی ہے کیونکہ کتاب و سنت کی  
تعلیمات انسان کو غلط و درست، اچھائی و برائی، صحیح و ضعیف، توحید و شرک، سنت  
و بدعت کے مابین مادہ تمیز پیدا کر کے شاہراہ تحقیق پہ گامزن کرتی ہیں۔ جبکہ تقلید بغض  
و عناد، فتنہ و فساد، اختلافات و افتراقات، فرقہ واریت و گروہ بندی کو پروان چڑھا کر  
عقل و شعور اور فکر و تدبیر جیسی نعمتوں کو مفلوج کر کے شرف انسانیت جیسی دولت عظمیٰ کو  
بھی سلب کر دیتی ہے۔ اسلئے ایک مقلدانہ طبیعت کی حقیقت کشائی کرتے ہوئے مولانا  
رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب رقمطراز ہیں:

”اکثر مقلدین عوام بلکہ خواص اس قدر جامد ہوتے ہیں کہ اگر قول مجتہد کے  
خلاف کوئی آیت یا حدیث کان میں پڑتی ہے اُنکے قلب میں انشراح و  
انبساط نہیں رہتا بلکہ اول استنکار قلب میں پیدا ہوتا ہے پھر تاویل کی فکر  
ہوتی ہے خواہ کتنی ہی بعید ہو اور خواہ دوسری دلیل قوی اسکے معارض ہو بلکہ  
مجتہد کی دلیل اس مسئلہ میں بجز قیاس کے کچھ بھی نہ ہو بلکہ خود اپنے دل میں



کہ میں نے اس حدیث کا جواب چودہ سال تک تلاش کیا پھر مجھے اسکا ایک ایسا شافی جواب ملا جسکی طرف توجہ آج تک کسی حنفی نے نہیں کی۔“  
آگے چل کر لکھتے ہیں:

((وعندی جوابه محفوظ بالتحقیق والتفصیل ولكنی لا أذكره))<sup>❶</sup>  
”کہ اس حدیث کا شافی جواب جو چودہ سال کے بعد مجھے سمجھ آیا وہ میرے پاس تفصیلاً و تحقیقاً محفوظ ہے۔ لیکن میں اسکا ذکر نہیں کروں گا۔“

اے ارباب عقل و دانش! ذرا سوچیے! یہ کیسی جرأتِ تقلید ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی سچی حدیثوں کو ٹھکرانے کیلئے اور اپنے مخالف حدیث مذہب کے دفاع کیلئے حدیث مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چودہ سال تک جواب تلاش کیا۔ ہاں یہ ایک مقلد کے شایانِ شان تو ہو سکتا ہے لیکن حاملین کتاب و سنت کے کھرے مسلک کے خلاف ہی نہیں بلکہ عقیدہ اہلحدیث کے مطابق حدیث رسول اللہ ﷺ کے خلاف کھلم کھلا اعلانِ جنگ بھی ہے۔ جو کم از کم ایک مومن کی شان نہیں کیونکہ ایک مومن کا عقیدہ تو یہ ہوتا ہے۔

ادھر فرمانِ مصطفیٰ ہو ادھر گردن جھکائی ہو

اور حقیقت میں یہی مسلک اہلحدیث اور دعوتِ اہلحدیث ہے۔

**الرابع:**..... مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی نے اپنی کتاب میں ”مسئلہ قنوت الوتر و رفع الیدین فی الوتر“ کا تذکرہ کرتے ہوئے ملا معین حنفی کا قول نقل کیا ہے۔ ملا معین حنفی فرماتے ہیں:

”قبل قنوت کے وجوب تکبیر کے قائل ہونے پر مجھے کوئی مرفوع حدیث تک

نہیں ملتی چہ جائیکہ ایسی حدیث جو استمرار اور مواظبتِ نبوی پر دلالت کرے

❶ العرف الشذی مع الجامع الترمذی ۱۰۷/۱.

ونحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا أبی حنیفہ))<sup>❶</sup>  
کہ حق اور انصاف کا تقاضا تو یہی ہے کہ اس مسئلہ مذکورہ میں امام شافعی کے مسلک کو ترجیح دی جائے (کیونکہ وہ حدیث البیعان بالخیار مالم یترفا کے بالکل مطابق ہے) لیکن ہم چونکہ تقلید پرست ہیں ہم پر اپنے امام ابوحنیفہ کی تقلید فرض ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے جب حق واضح بھی ہو گیا کہ امام شافعی اور دیگر جمہور متقدمین و متاخرین محدثین عظام کا مسلک حدیث کے عین مطابق ہے امام اہل الرأی ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کا مسلک بالکل حدیث کے خلاف ہے بلکہ امام صاحب کے اس موقف کی تردید میں محدثین کے رسائل بھی موجود ہیں (تقریر ص: ۳۶) لیکن تقلیدی زہرنے اپنا اثر ظاہر کرتے ہوئے حق کے واضح ہونے کے بعد بھی حق کو قبول کرنے کی اجازت نہیں دی دوسرے لفظوں میں مولانا محمود الحسن دیوبندی نے تقلیدی مزاج کے عین مطابق حدیث مصطفیٰ کو ٹھکرانا تو ہاتھ کی صفائی سمجھا لیکن حدیث رسول کے مخالف مذہب حنفی کو رد کرنا گوارا نہ کیا۔ اسی مقلدانہ طرز کی طرف مولانا رشید احمد گنگوہی دیوبندی منکوحہ قاسم نانوتوی صاحب اشارہ کرنا چاہتے تھے۔<sup>❷</sup>

**الثالث:**..... مولانا انور شاہ کاشمیری دیوبندی صاحب ”مسئلہ الوتر برکعة“ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا ایک رکعت نماز و تراویح کرنا جو مختلف کتب احادیث میں مرقوم ہے اس حدیث کی سند بھی قوی ہے۔ لیکن مذہب حنفی میں ایک رکعت نماز و تراویح نہیں۔ مولانا کاشمیری اس حدیث کا جواب تلاش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

((ولقد تفکرت فیہ قریباً من ”أربعة عشر سنة“ ثم استخرجت

جوابه شافياً))<sup>❸</sup>

❷ دیکھئے: تذکرہ الرشید ۱۳۱/۱.

❸ تقریر ترمذی ص: ۳۶.

❹ العرف الشذی مع الجامع الترمذی: ۱۰۷/۱) وفی (فیض الباری ”عشر سنین“ ۳۷۵/۲.

تا کہ ائمہ کا قول و جواب صحیح ہو باوجود اسکے پھر بھی میں اس پر عمل اور مواظبت کرتا ہوں امام ابوحنیفہ سے حسن ظن کی وجہ سے لیکن اسکے وجوب کا اعتقاد نہیں رکھتا۔ اور امام ابوحنیفہ کے قول و جواب رفع الیدین قبل قنوت میں کسی تابعی جلیل القدر سے بھی کوئی اثر نہیں ثابت صحابہ کا تذکرہ تو بعد کو ہے۔ اور حدیث صحیح تو اسکے بھی بعد ہے اور اسمیں بھی میرا حال تکبیر قنوت کا سا ہے کہ عمل تو کرتا ہوں لیکن وجوب کا اعتقاد نہیں رکھتا اور اس سب کی وجہ امام ابوحنیفہ اور ان کے مذہب کے علماء کے ساتھ حسن ظن ہے۔<sup>①</sup>

اس قول کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس مسئلہ کی دلیل نہ صحیح حدیث سے، نہ کسی صحابی سے اور نہ ہی کسی جلیل القدر تابعی سے ثابت ہے حق واضح بھی ہو گیا اسکے بعد امام صاحب اور ان کے اصحاب کے ساتھ حسن ظن کی بنا پر کوئی عمل کرنا یقیناً مذہب پرستی ہی نہیں بلکہ تقلید مذموم کا عظیم تر شاخسانہ بھی ہے۔

**خامس:**..... مولانا ابوالحسن الکرخی حنفی رقمطراز ہیں:

((الأصل أن كل آية تخالف قول اصحابنا فانها تحمل على النسخ أو على الترجيح والأولى أن تحمل على التاويل من جهة التوفيق))<sup>②</sup>

”قانون حنفیت یہ ہے کہ کوئی آیت بھی ہمارے مذہب حنفی کے خلاف آجائے تو اس کو منسوخ تصور کیا جائے گا یا پھر مذہب حنفی اور آیت مبارکہ کے درمیان ترجیح کی کوئی صورت نکالی جائے گی۔ بہتر یہ ہے اس آیت میں تاویل کر کے توفیق کی کوئی صورت پیدا کی جائے گی۔“

اسی طرح اگر کوئی حدیث مذہب حنفی کے خلاف یا قول صحابی مذہب حنفی کے

① رسالہ کرخی ص: ۸۰.

② مجموعة الفتاوى: ۲۱۲/۱.

خلاف ہو اس کیلئے بھی قانون حنفیت یہی ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ آیت مبارکہ کو منسوخ قرار دینا، حدیث مبارکہ کو ٹھکرانا اور مذہب صحابی ترک کرنا ہی اگر مذہب حنفی کی بنیاد ہے تو پھر اس مذہب کے خلاف تحریک محمدی چلانا اہلحدیث اپنی زندگی کا سب سے بڑا مشن تصور کرتے ہیں۔

چند ایک مثالوں سے ایک مسلمان کیلئے یہ بات بڑی واضح ہوگئی کہ ایک مقلد کا مزاج اور طبیعت کیسی ہوتی ہے اگر اس مذہب حنفی کی طرف لوگوں کو دعوت دیکر مقلد بنایا جاتا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ مسلمان اس تقلید مذموم سے دور رہیں۔ جو کتاب و سنت سے دشمنی، صحابہ کی گستاخی اور محدثین عظام سے بغض و عناد پیدا کرتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب و سنت کی روشن تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

### ﴿ حضرت حسن و حسینؑ کی صحابیت کا انکار ﴾

مولانا حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی دیوبندی نے الحاد و ناصبیت کا اظہار کرتے ہوئے جنتی نوجوانوں کے سردار، نواسہ رسول حضرت حسنؑ کے بارہ میں بڑے وثوق سے لکھا ہے:

”نہ آپ حضرت فاطمہؑ کی پہلی اولاد ہیں اور نہ اصولی طور پر آپ کو شرف صحابیت حاصل ہے۔“<sup>③</sup>

مولانا کاندھلوی دیوبندی جب حضرت حسنؑ کی پیدائش ۷ھ میں لکھ کر ان کی صحابیت کا انکار کرتے ہیں تو امام عالی مقام حضرت حسینؑ کو صحابی کیسے تسلیم کریں گے کیونکہ ان کا سن ولادت ۹ھ لکھتے ہیں<sup>④</sup> بلکہ لکھتے ہیں:

”ان امور سے یہ بات خود بخود ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت حسنؑ صحابی نہ

③ مذہبی داستانیں: ۲۸۷/۱.

④ رسالہ کرخی ص: ۹۰، ۸.

⑤ مذہبی داستانیں: ۱۰۴/۲، ۲۹۳/۱.

”کہ ہمارے نزدیک اس قسم کی روایات موضوع ہیں“<sup>۱</sup>  
مزید مجبان اہل بیت پہ ہرزہ سرائی کرتے ہوئے زبان دراز ہیں کہ:  
”سبائی اور مجوسی جو حضرات فاطمہؑ کے فضائل بیان کرتے ہیں۔ اور انہیں  
سیدۃ نساء اہل الجنتہ یا سیدۃ نساء المؤمنین قرار دیتے ہیں یہ صرف ایک دھوکہ  
اور فریب ہے۔“<sup>۲</sup>

پہلی بات تو یہ ہے کہ بخاری و مسلم کی روایات کو موضوع و من گھڑت قرار دینا  
کس قدر محدثین دشمنی ہے۔ حالانکہ مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا قاری محمد طیب لکھتے  
ہیں کہ:

”صحیح بخاری تو درحقیقت کتاب الرسول ہے“<sup>۳</sup>

مولانا کاندھلوی ناصبی صاحب کے بڑے جس کو ”کتاب الرسول“ کہتے ہیں  
اُس کی روایات کو کاندھلوی صاحب من گھڑت کہتے ہیں۔ بلکہ شاہ ولی اللہ دہلوی حنفی  
فرماتے ہیں:

”جس نے بخاری اور مسلم کی عظمت کو معمولی سمجھا و پکا بدعتی اور صحابہ و  
محدثین کام بھی دشمن ہے۔“<sup>۴</sup>

اب مولانا کاندھلوی دیوبندی صاحب کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ اہل بیت سے دشمنی  
کمانا کس قدر ظلم و ستم ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر سید الفقہاء، امیر المؤمنین فی  
الحدیث امام بخاری اور امام مسلم سبائی اور مجوسی ہیں تو یہی روایت نقل کرنے والے  
امام ابوداؤد طیالسی، ابن ابی عاصم، طبرانی، طحاوی حنفی، امام نسائی، امام ترمذی، امام احمد  
، امام اسحاق بن راہویہ، ابن حبان، امام حاکم، خطیب بغدادی، ابن ماجہ، بغوی وغیرہ

۱۔ مذہبی داستانیں ۱/۲۹۳، ۴۴۷، ۴۴۸۔

۲۔ مذہبی داستانیں ۱/۴۱۰۔

۳۔ حجة اللہ البالغة: ۱/۲۴۹، ۲۵۰۔

۴۔ خطبات حکیم الاسلام: ۵/۲۳۳۔

تھے کجا حضرت حسینؑ کی صحابیت“<sup>۱</sup>

اگر کاندھلوی دیوبندی صاحب کا حضرت حسنؑ و حسینؑ کے بارہ میں نظریہ یہ ہے  
تو مکتب دیوبند کے دیگر فیض یافتگان سے اسی طرح کی اُمید رکھنا کوئی بعید از قیاس  
نہیں۔ ”سپاہ صحابہ“ کے نام کی تنظیمیں بنانے والوں کا حال یہ ہے کہ وہ ان اصحاب کی  
صحابیت کا انکار ہی درحقیقت ”صحابہ کا دفاع“ اور صحابہ سے عقیدت و محبت کا اظہار  
سمجھتے ہیں پھر سوچنے والی بات یہ ہے کہ صحابہؓ کی گستاخی اور صحابہ کرام سے دشمنی  
و عداوت کا معیار فقہان دیوبند کی لغت میں کیا ہے.....؟ حالانکہ مولانا ”دھاندلوی“  
کا یہ سراسر جھوٹ ہے کیونکہ حضرت حسنؑ کی پیدائش ۳ھ اور حضرت حسینؑ کی پیدائش  
۴ھ میں ہوئی۔ جیسا کہ تمام اہلسنت مورخین نے لکھا ہے۔<sup>۲</sup>

تمام اہلسنت مورخین کی بات ٹھکرانا اصحاب رسول سے دشمنی و عداوت ہی نہیں  
بلکہ اہل بیت کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل بیت سے محبت کی  
توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

﴿سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراءؑ کے خلاف زبان درازی﴾

اہل بیت کے ساتھ مزید دشمنی و عداوت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی زبان و قلم کو  
دراز کرتے ہیں کہ (صحیح بخاری ۱/۵۱۲) و (صحیح مسلم ۲/۲۹۰) میں ام المؤمنین  
سیدۃ عائشہؓ سے جو روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدۃ فاطمہؑ سے فرمایا کہ  
کیا تو اس پر راضی نہیں کہ مومنات عورتوں کی سردار ہو یا اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہو  
اور ایک روایت میں جنتی عورتوں کی سردار ہو۔ مولانا کاندھلوی ناصبی لکھتے ہیں:

۱۔ مذہبی داستانیں ۱/۲۹۳، ۱۰۴۱۔

۲۔ دیکھئے: فتح الباری ۷/۹۵، الاصابہ ۱۱/۲، تہذیب الاسماء واللغات للنووی ۱/۱۵۸، سیراً  
علام النبلاء ۳/۲۴۶، الكامل لابن الأثیر ۲/۱۶۶، الاستیعاب ۱/۱۳۹، ارشاد الساری  
۱/۸، تاریخ اسلام للذہبی ۲/۳۳ (وغیرہ)

گوشت ہو جانا وغیرہ“ کے ساتھ دُنیا کے سامنے اُچھالنے کی کوشش کی ہے۔ اگر انہی الفاظ کے ساتھ مولانا کی ماں، بہن وغیرہ کا تعارف کوئی کراتا تو کس قدر قتل و غارت، فتنہ و فساد، احتجاجی جلوسوں کا اہتمام اور مکتب دیوبند کی زبانیں جذبات میں آ کر دہلی سے کوفہ تک دراز ہو جاتیں۔ لیکن مولانا کاندھلوی نے اس قدر شرمناک سعی مذموم کی اور مکتب دیوبند کی غیرت ساکت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

حالانکہ جو اپنے آپ کو صحابہ و اُمہات المؤمنین کے محافظ کہلواتے ہیں حقیقت میں وہی دشمن ہیں۔ اس لیے خاکسار کی گزارش ہے کہ مقلدین حنفیہ سپاہ صحابہ کے نام کی تنظیمیں بنانا چھوڑ دیں یا پھر اس مذموم و مردود مسلک سے تائب ہو کر انشراح صدر کے ساتھ مسلک اہلحدیث قبول کر لیں اللہ اس طرح کی رذیلانہ حرکتوں سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

### ﴿ اُمہات المؤمنین کے بارے زبان درازی ﴾

۵۰۰ حنفی علماء مقلدین کی مرتب کردہ کتاب میں یہ بات بڑی واضح لکھی ہوئی ہے:

((ولو قذف سائر نساء النبی ﷺ لا یکفر))<sup>۱</sup>

”اگر کوئی (حنفی) نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات، یعنی اُمّت کی ماؤں

پر تہمت لگاتا ہے تو وہ کافر نہیں ہے۔“

یعنی اگر کوئی شخص اُمہات المؤمنین، ازواج مطہرات کو زانیہ، شرابیہ، بدکارہ،

فاحشہ وغیرہ کہتا ہے۔ تو وہ کافر نہیں ہے۔ یقیناً ایک مقلد حنفی کا ایمان گوارہ کر سکتا ہے۔

لیکن اہلحدیث اس کو ہزار مرتبہ کافر کہتا ہے۔

سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک اُمّتی امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کی تقلید نہ

کے بارہ میں کاندھلوی صاحب کیا فتویٰ صادر کریں گے۔ پھر اگر یہ سب ائمہ و محدثین سبائی اور مجوسی ہیں تو کاندھلوی ناصبی اور انکے ہموا اکابرین دیوبند کا اسلام کہاں سے آیا۔ واجپائی کے راستے یا اندرا گاندھی.....؟

محدثین کے بارہ میں حنفی حضرات نے کونسی موشگافیاں کیں انشاء اللہ اسکے لیے کچھ عرصہ کے بعد خاکسار کی ایک مستقل کتاب منظر عام پر آرہی ہے۔ اللہ رب العزت قبول فرمائے۔ (آمین)

### ﴿ سیدۃ زینبؓ کی عصمت کشائی ﴾

اُم المؤمنین سیدۃ زینبؓ کی عزت و عصمت کے بارہ میں مولانا کاندھلوی ناصبی بڑی بے دردی سے شرمادھیا کو بالائے طاق رکھ کر رقمطراز ہیں:

”حضرت زیدؓ حضرت زینبؓ سے جنسی تعلقات قائم نہ رکھ سکے ہو سکتا ہے

کہ اس کی وجہ حضرت زیدؓ کی اپنی کمزوری ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت

زینبؓ ہی میں نقص ہو کہ مرد اُن سے جنسی تمتع حاصل نہ کر سکیں۔ بلکہ صحیح یہ

ہے کہ نقص حضرت زینبؓ ہی میں تھا عورتوں کے عیوب جسے شرمگاہ میں ہڈی

ہونا یا شرمگاہ میں گوشت پیدا ہو جانا وغیرہ میں وہ مبتلا ہو گئی ہوں۔ عین قرین

قیاس ہے کہ حضرت زیدؓ حضرت زینبؓ کو قصور وار سمجھتے ہوں اور اسی سبب

سے کبھی اُنکے قریب نہ گئے ہوں اور یہ اصل سبب ہو جسے حضرت زیدؓ چھپا

رہے ہوں۔“<sup>۱</sup>

سوچنے والی بات یہ ہے کہ مولانا کاندھلوی بلکہ ”دھاندلوی“ نے اُم المؤمنین

سیدۃ زینبؓ کی عزت و آبرو کو جن الفاظ ”جیسے شرمگاہ میں ہڈی ہونا یا شرمگاہ میں

## ﴿سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمرؓ کو گالیاں دینا﴾

حنفی عقیدہ کی سب سے معتبر اور بنیادی کتاب ”فقہ اکبر“ جس کو امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ میں لکھا ہوا ہے:

((سبُّ الشیخین لیس بکفر))<sup>①</sup>

”کہ شیخین صحابہ سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا عمرؓ کو گالیاں دینا کفر نہیں۔“

اگر انکو برا بھلا کہنا، گالی گلوچ کرنا، ان پر طعن و تشنیع کے تیر چلانا کفر نہیں ہے۔ تو حنفی مقلدین کا شیعہ حضرات کو کافر کہنا کچھ معنی نہیں رکھتا۔ پھر حنفی مقلدین کے نزدیک ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالی گلوچ کرنا اگر صحابہ کا دفاع و سپاہ، اور صحابہ سے عقیدت کا اظہار اور محبت کا شاہکار ہے تو پھر دشمنی و عداوت کا معیار تقلیدی لغت میں کیا ہے؟ ذرا سوچئے! کس قدر جسارت مندی کے ساتھ اصحاب رسول کے بارہ میں غیر علمی اور غیر اخلاقی فتاویٰ جات جاری کرنا کونسی خدمت اور دینی کاوش ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ سب کچھ مذہبی دفاع، مسلکی سپاہ، امام پرستی اور تقلیدی پرستی کی کارگزاریاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

## ﴿سیدنا ابن عباسؓ پہ بہتان بازی﴾

مولانا ابو جعفر طحاوی حنفی ایک رکعت نماز وتر کا تذکرہ کرتے ہوئے جب سیدنا امیر معاویہؓ کا ذکر کیا کہ انہوں نے ایک رکعت نماز وتر ادا کی تو سیدنا ابن عباسؓ نے فرمایا:

((أصاب معاویة))<sup>②</sup>

تو مولانا طحاوی حنفی نے لکھا:

کرنیوالا بقول احناف کافر، مرتد، مشرک انگریز کا پروردہ، بد مذہب، لامذہب اور گستاخ و بے ادب ہے لیکن اگر کوئی امہات المؤمنین کے خلاف اتنی غلیظ زبان استعمال کرے وہ کافر نہیں اگر یہ کافر نہیں تو پھر فقیہان کوفہ کی لغت میں کافر کس کو کہتے ہیں.....؟ فتاویٰ عالمگیری تو وہ ہے جس کے لیے حنفی بزرگوں نے حد درجہ کوشش کی کہ اسکو ملک پاکستان کا آئین بنایا جائے اگر یہ آئین بن جاتا تو ازواج مطہرات کی عزتوں کو لوٹیرے مقلدین سے کون محفوظ رکھتا کچھ شرم ہونی چاہیے۔

## ﴿سیدنا عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کے خلاف ”لب کشائی“﴾

علماء حنفیہ اپنی فقہ کی معتبر کتابوں میں خلفاء ثلاثہ کے بارہ ”لب کشائی“ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

((ولو قال: عمرو و عثمان و علی لم یكونوا أصحابا لا یکفر))<sup>①</sup>

”اگر کوئی خلفاء ثلاثہ سیدنا عمرؓ، عثمانؓ ذوالنورینؓ، علیؓ حیدر کرار کی صحابیت کا

انکار کر دے تو وہ کافر نہیں۔“

”سپاہ صحابہ“ کے نام کی تنظیمیں بنانے والے حنفی حضرات کو سوچنا چاہیے کہ آج یا اس سے قبل کسی نے اگر صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیں تو اسکے سب سے پہلے اور ابتدائی مجرم یہی حنفی مقلدین ہیں جنہوں نے گالی گلوچ اور گستاخی و بے ادبی کی راہ ہموار کی۔ قابل غور بات تو یہ ہے کہ خلفاء ثلاثہ کی صحابیت کا انکار اگر کفر نہیں تو پھر مکتب اُبی حنیفہ میں کفر کی تعریف کیا ہے.....؟ فاعتبروا یا اولی الالباب.

((وقد يجوز أن يكون قول ابن عباس<sup>رض</sup> "أصاب معاوية<sup>رض</sup> علي

التقية له))<sup>①</sup>

جائز ہے کہ حضرت ابن عباس<sup>رض</sup> کے قول "أصاب معاوية<sup>رض</sup>" کو تقیہ پر محمول کر دیں کہ انہوں نے تقیہ کیا ہو۔ "تقیہ" درحقیقت جھوٹ و نفاق کا نام ہے۔ جو شیعہ حضرات کے نزدیک نماز و روزہ کی طرح فرائض دین میں شامل ہے۔<sup>②</sup> اس موقع پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مولانا طحاوی حنفی نے سیدنا ابن عباس<sup>رض</sup> کو نہ صرف شیعہ ثابت کرنے کی سعی مذموم کی بلکہ اس سے کہیں آگے اپنے حنفی مذہب کو سچا ثابت کرنے اور اپنے امام کا دفاع کرنے کیلئے حضرت ابن عباس<sup>رض</sup> کو جھوٹا و منافق کہنے سے بھی گریز نہ کیا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ حنفی حضرات کا یہ ایک فطرتی کرتب اور پسندیدہ مشغلہ ہے جس کا اظہار حنفی حضرات عموماً کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو صحابہ کرام کی گستاخی سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

### ﴿تبلیغی "فضائل اعمال" کی کرم فرمائی﴾

مولانا زکریا تبلیغی ایک روایت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ سینگیاں لگوائیں اور جو خون نکلا وہ حضرات عبداللہ بن زبیرؓ کو دیا کہ اسکو کہیں دبا دیں۔ وہ گئے اور آ کر عرض کہ دبا دیا۔ حضور اقدس نے دریافت فرمایا کہاں؟ عرض کیا میں نے پی لیا۔ حضور نے فرمایا جس کے بدن میں میرا خون جائیگا اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی مگر تیرے لیے لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کو تجھ سے۔"<sup>③</sup>

① شرح معانی الآثار: ۲۸۹/۱

② دیکھئے: الاعتقادات لابن بابویہ قمی۔ فصل التقیہ، مطبوعہ ایران

③ فضائل اعمال ص: ۲۰۰، حکایات صحابہؓ

مولانا زکریا تبلیغی صاحب کا ایک جھوٹی روایت نقل کر کے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو لوگوں کیلئے باعث ہلاکت قرار دینا کتنی بڑی گستاخی ہے۔ پھر اس روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا پہلے پہل جھوٹ بولنا کہ میں نے خون دبا دیا ہے۔ اور پھر آپ کے دریافت کرنے پر عرض کرنا کہ میں نے خون پی لیا ہے۔ کتنی بڑی صحابی رسول پر تہمت ہے۔ حالانکہ یہی "فضائل اعمال" ہزاروں تبلیغی پڑھتے ہیں لیکن آج تک کسی نے یہ نہ سوچا کہ اس میں نہ صرف ایک صحابی رسول کی گستاخی و بے ادبی ہے بلکہ مولانا زکریا صاحب نے ایک عظیم المرتبت صحابی پر کتنی بڑی لوگوں کی ہلاکت کی تہمت بھی لگائی ہے۔ حالانکہ صحابی رسول اتنا بڑا صریح جھوٹ کیسے بول سکتا ہے.....؟ پھر جو صحابہ لوگوں کیلئے معیار حق و ایمان اور رشد و ہدایت کا میزان قرار دیئے گئے اُن کو رسول اللہ ﷺ لوگوں کیلئے باعث ہلاکت کیسے قرار دے سکتے ہیں.....؟ اس موقع پر تبلیغی حضرات سے گزارش ہے کہ تربیت و اصلاح کیلئے قرآن و حدیث کا مطالعہ کریں انشاء اللہ حق واضح ہو جائیگا۔

### ﴿مکتب دیوبند کی حیرت انگیز ولایت﴾

ہر مکتب کی خدمات و کرامات کا تذکرہ صرف کتابوں کی حد تک نہیں بلکہ سالانہ "جشن" کے نام سے جلسوں اور جلوسوں کا اہتمام کر کے اپنے اکابرین کو خراج تحسین کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہونا بھی چاہیے یہ ہر جماعت کا حق ہے۔ خاکسار نے مناسب سمجھا کہ چلتے چلتے مکتب دیوبند کے "ولی کامل" پیر ضامن علی جلال آبادی دیوبندی کی ولایت و کرامت کو خراج تحسین پیش کروں جو قیامت تک آنے والے مسلمانوں کیلئے نشانہ سبوت ہی نہیں بلکہ بھٹکے ہوئے سادہ مقلدین کیلئے ذریعہ اصلاح بھی بن جائے۔

دُنیا میں ہر چیز خدا ہے مخلوق نام کی کوئی چیز نہیں اسکا اعتراف کرتے ہوئے مولانا حاجی امداد اللہ دیوبندی صاحب فرماتے ہیں:

”مسئلہ وحدت الوجود حق و صحیح ہے اس مسئلہ میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ فقیر و مشائخ فقیر اور جن لوگوں نے فقیر سے بیعت کی ہے سب کا اعتقاد یہی ہے۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب، مولوی محمد یعقوب صاحب اور مولوی احمد حسن صاحب وغیر ہم فقیر کے عزیز ہیں اور فقیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ کبھی خلاف اعتقادات فقیر و خلاف مشائخ طریق خود مسلک اختیار نہ کریں گے۔“

ایک مسلمان کو کیسے ذیبت دیتا ہے کہ وہ اپنے اللہ کے بارہ میں اس طرح کا عقیدہ رکھے؟ ہو سکتا ہے کہ یہ ایک مقلد کی غیرت گوارہ کر لے کیونکہ اُس کا یہ عام معمول ہے لیکن اہلحدیث اس عقیدہ سے لاکھ مرتبہ بیزاری و براءت کا اعلان کرتے ہیں۔ بلکہ ہم تمام مقلدین حضرات سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ اس طرح کے غلیظ عقائد سے توبہ تائب ہو کر مسلک حق مسلک اہلحدیث قبول کر لیں جو اس کائنات کا ستھرا اور برحق مسلک ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

### سیدنا ابو حمید الساعدیؓ کے خلاف بدزبانی

امام اہل بدعت احمد یار گجراتی بریلوی سیدنا ابو حمید الساعدیؓ جلیل القدر صحابی کے بارہ میں بدزبانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

”ابو حمید نہ تو صحابہ میں فقیہ و عالم ہیں نہ انہیں حضور کی زیادہ صحبت میسر ہوئی“

کتنے افسوس کی بات ہے کہ مسلک پرستی اور امام پرستی کی خاطر مسئلہ رفع الیدین میں سیدنا ابو حمید الساعدیؓ کی حدیث کو ٹھکرانے کیلئے کتنے واشگاف الفاظ میں زبان

مولانا رشید احمد گنگوہی منکوہ قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

”ضامن علی جلال آبادی توحید ہی میں غرق تھے“

یعنی پکے توحیدی تھے۔ آگے تحریر فرماتے ہیں۔

”کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایک بار سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ سب مریدیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہ آئی۔“

”میاں صاحب بولے فلانی کیوں نہیں آئی۔“ رنڈیوں نے جواب دیا:

”میاں صاحب ہم نے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو“ اُس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں گی۔ میں زیارت کے قابل نہیں“ میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اُسے ہمارے پاس ضرور لانا۔ چنانچہ رنڈیاں اُسے لیکر آئیں۔ جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا ”بی تو کیوں نہیں آئی تھی؟ اُس نے کہا حضرت روسیہ ہی کیوجہ سے زیارت کو آتے ہوئے شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے ”بی تم کیوں شرماتی ہو کرنے والا کون اور کرانے والے کون وہ تو وہی ہے۔“ (زنا و بدکاری کرنے والا اور کروانے والا تو خود خدا ہے۔

نعوذ باللہ من ذلک)

اہلحدیث اس عقیدہ سے بری ہیں ایک باحیا مسلمان کو سوچنا چاہیے کہ اگر نام نہاد توحیدیوں کا حال یہ ہے جو اللہ خالق کائنات کے بارہ میں اسقدر غلیظ عقیدہ رکھتے ہیں جو شاید کسی بدنام زمانہ غیر مسلم کا بھی نہ ہو۔ یہ ایک واقعہ ہی نہیں بلکہ مکتب دیوبند کے تمام فیض یافتگان کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ ”جسکو عقیدہ وحدت الوجود“ کہتے ہیں۔ یعنی

محبت کا والہانہ ثبوت ہے تو پھر دنیا میں شیعہ حضرات کو کافر و گستاخ کہنا، اُن کو قتل کرنا، اُن کے خلاف لچھے دار تقریریں کرنا، آتش فشاں کتابیں تحریر کرنا ایک عجیب سا ڈرامہ و افسانہ ہی نہیں بلکہ ذخیرہ حدیث کو صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے ایک انتہائی خوفناک گھناؤنی سازش بھی ہے۔ جس سے ہر مسلمان کو ہمیشہ باخبر رہنا چاہیے۔

حالانکہ اگر کتب حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات عیاں راچہ بیاں ہے کہ اسلام کی ترویج کا سب سے بڑا مرکز صحابہ کرام کی مقدس ہستیاں ہیں۔ اسی لیے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے خلاف زبان درازی سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(( لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي ))<sup>①</sup>

”میرے صحابہ کو گالی گلوچ نہ کرو جس نے میرے صحابہ پر لعن طعن کیا وہ اللہ کے ہاں پکا لعنتی ہے۔“

امام یثیمیؒ اس حدیث کی سند پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں علی بن سہل کے علاوہ اس روایت کے تمام راوی صحیح بخاری کے ہیں۔ اور علی بن سہل ثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد ۲۱/۱۰) بلکہ ابن حبان نے سیدنا ابن عباسؓ ایک قول نقل کیا فرماتے ہیں:

(( يَا غُلَامُ اِيَّاكَ وَسَبَّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَاِنَّ سَبَّهُمْ مُفْقِرَةٌ

..... الخ ))<sup>②</sup>

”اے بچے! صحابہ محمد ﷺ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ اُن کو برا بھلا کہنا درحقیقت فقر و مسکینی کو دعوت دینا ہے۔“

اتنے بسیار دلائل کے بعد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نشانہ تشنیع بنانا درحقیقت کتابت وحی میں تشکیک پیدا کرنے کی ایک سوچی سمجھی مقلدانہ سازش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سازش سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے۔ آمین

درازی کی کہ ”نہ توہ فقیہ ہیں اور نہ ہی وہ عالم ہیں“ اگر وہ فقیہ اور عالم نہیں تو پھر صدیوں بعد پیدا ہونے والے ابام المبتدعین احمد رضا خان بریلوی اور گجراتی صاحب عالم و فقیہ کیسے بن گئے.....؟ صحابہ کے خلاف زبان درازی سے قبل کچھ شرم و حیا کرنی چاہیے آج اگر کوئی احمد رضا خان بریلوی اور گجراتی صاحب کے خلاف ایک لفظ بھی کہے تو فوراً قانون حرکت میں آجاتا ہے لیکن ان مظلوم ذوات کے خلاف جس طرح کوئی چاہے گستاخانہ زبان استعمال کرے اُس کے لیے نہ کوئی قانون ہے نہ ہی کوئی ضابطہ اخلاق حالانکہ اُنکے خلاف کچھ کہنا بالواسطہ یا بلاواسطہ اللہ و رسول کے خلاف کچھ کہنا ہے۔

### ﴿سیدنا امیر معاویہؓ کے خلاف بدزبانی﴾

کاتب وحی، خلیفۃ المسلمین، امین الاسلام، اُمت مسلمہ کے ماموں سیدنا امیر معاویہؓ کے خلاف بدعتی و جاہل کے فتوے جاری کرنا مبداء اسلام کو برباد کرنے کے ساتھ ساتھ آتش عداوت کو مزید بھڑکانے کے مترادف ہے حالانکہ اصحاب رسول کے خلاف کچھ کہنا بالواسطہ یا بلاواسطہ اللہ اور اُس کے رسول کی سچی تعلیمات کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ ہے۔

صدر الشریعہ حنفی اپنی اصول کی کتاب میں بدعت کے ایک مسئلے پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: ”اول من قضی بہ معاویۃ“<sup>③</sup> ”کہ اس بدعت کا سب سے پہلا مرتکب سیدنا امیر معاویہؓ ہیں۔“ بلکہ یہی بات شرح الوقایہ مع حاشیہ چلبی، کتاب الدعوی ص: ۲۵۹ (طبع نول کشور ۱۳۲۶ھ) میں مرقوم ہے۔

اگر سیدنا امیر معاویہؓ کو بدعتی کہنا ہی درحقیقت اُن کا دفاع اور اُن سے عقیدت و

① التوضیح والتلویح ص: ۳۳۱، طبع نول کشور ۱۲۹۲ھ

② کتاب الثقات ۳/۱۸

③ معجم الأوسط للامام طبرانی ۳۸۷/۵ برقم ۴۷۶۸



## ﴿ مکتب حنفی کی انوکھی تربیت و فقہت ﴾

اس کتاب کے آخر میں فقہ حنفی کے ایک درجن مسائل کو بطور عبرت ذکر کرنا انتہائی مناسب ہوگا تاکہ عوام الناس کو فقہ حنفی کی اصلیت و حقیقت سے روشناس کرایا جائے۔ لہذا ذیل کی سطور میں انتہائی اختصار کے ساتھ مسائل ذکر کیے جاتے ہیں۔

### مسئلہ نمبر 1:

((اذا ذبح كلبه و باع لحمه جاز و كذا اذا ذبح حماره و باع لحمه))<sup>①</sup>

”اگر کوئی کتے کو ذبح کر کے اُس کا گوشت بیچ دے تو جائز ہے۔ اسی طرح اگر کوئی گدھے کو ذبح کر کے اُس کا گوشت بیچ دے تو بھی جائز ہے۔“

مقلدین حضرات کو چاہیے کہ یہ کاروبار ضرور کریں کیونکہ اس میں خرچ و اخراجات نہیں بلکہ آوارہ کتے عام گلیوں میں مل جاتے ہیں۔ فقہ حنفی پہ عمل بھی ہو جائیگا اور حق تقلید بھی ادا ہو جائیگا۔

### مسئلہ نمبر 2:

((يجوز بيع السباع والحمر المذبوحة في الرواية الصحيحة))<sup>②</sup>

”درندوں کا گوشت اور ذبح شدہ گدھوں کو بیچنا فقہ حنفی کی صحیح روایت کے مطابق جائز ہے۔“

آج مقلدین کہتے ہیں کہ فقہ حنفی ایک فطرتی بصیرت کا نام ہے جیسا کہ مولانا سرفراز صفدر دیوبندی رقمطراز ہیں۔ (مقام اُبی حنیفہ ص: ۶۶) اگر کتوں کو ذبح کرنا، گدھوں کو ذبح کرنا پھر ان کا گوشت بیچ کر پیسہ کمانا فقہ حنفی میں فطرتی بصیرت ہے تو

مذکورہ بالا فقہ میں فطرتی حماقت و بیوقوفی کیا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مقلدین حضرات کو اس فطرتی بصیرت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

### مسئلہ نمبر 3:

((لوتزوج بذات رحم محرم نحوہ البنت والأخت والام و

العمة والخالة وجامعها لا حد فی قول اُبی حنیفہ))<sup>①</sup>

”اگر کوئی شخص (مقلد حنفی) اپنی بہن، بیٹی، ماں، پھوپھی، خالہ سے شادی کر لیتا ہے۔ پھر اُن سے جماع کرتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک اُس پر کوئی (شرعی) حد نہیں۔“

مقلدین حضرات کے نزدیک فقہ حنفی کتاب و سنت کا نچوڑ ہے سوچنے والی بات یہ ہے کہ ان محرمات ابدیہ سے نکاح کرنا کس آیت و حدیث کا مفہوم ہے دوسری بات یہ ہے کہ اگر مکتب اُبی حنیفہ کی تربیت اسی بات کی ہی متقاضی ہے تو پھر کسی مقلد حنفی کو حضرت الامام صاحب کے اس فتویٰ پر عمل کر کے امام مذکور سے محبت و عقیدت کا حق ادا کرنا چاہیے لیکن مقلدین حضرات صرف تقلید کے کھوکھلے دعوے کرتے ہیں امام صاحب کے اس فتویٰ پر نہ کسی نے عمل کیا ہوگا اور شاہد نہ کوئی مقلد عمل کرے۔ حالانکہ شریعت تو ساری کی ساری قابل عمل ہے۔

### مسئلہ نمبر 4:

((من وطئ بهيمة فلا حدّ عليه عند الامام اُبی حنیفہ))<sup>②</sup>

① فتاویٰ قاضی حاکم: ۴۰۷/۴، الہدایہ (حنفی قرآن) ۳۹۰/۱، البحر الرائق: ۲۵/۵، فتح القدیر

: ۴۰/۵، حاشیہ رد المحتار علی الدر المختار: ۲۳/۴ وغیرہ

② الہدایہ: ۳۹۱/۱، البحر الرائق: ۲۹/۵، فتح القدیر لابن الہمام: ۴۵/۵، حاشیہ رد المحتار

المعروف فتاویٰ شامی: ۲۶/۴ وغیرہ

”کہ جس نے جانور سے وطی (بدفعی) کی اُس پر حضرت الامام ابوحنیفہ کے نزدیک کوئی (شرعی) حد نہیں۔“

حنفی فقہ و شریعت کی تربیت کس قدر اعلیٰ ہے۔ کہ ایک مقلد کیلئے زنا کاری کی ساری راہیں فتوؤں کے ذریعہ بالکل آسان کرنا مکتب حنفی کیلئے کوئی عجبہ نہیں بلکہ یہ اس مکتب کی معمولی سی کرامت ہے۔

### مسئلہ نمبر 5:

((من عمل عمل قوم لوط فلاحاً علیہ عند الامام ابي حنيفة))<sup>①</sup>

”کہ جس نے قوم لوط والا عمل کیا (لڑکا، لڑکے سے برائی کرے) تو حضرت امام صاحب کے نزدیک اُس پر کوئی (شرعی) حد نہیں۔“

حالانکہ اس فعل کی وجہ سے قوم لوط پر جو عذاب نازل ہوا وہ نہ اس سے قبل کسی پر نازل ہوا اور نہ اس کے بعد کسی پر۔ قربان جائیے اس فقہ پر جس نے برائیوں کی تمام حدیں ختم کر دیں۔ مقلد چاہے ماں، بہن، بیٹی وغیرہ سے نکاح کر لے، چاہے کسی جانور سے بدفعی کر لے، چاہے کسی مقلد لڑکے سے لواطت کا ارتکاب کر لے، فقہ حنفی اُسے ہر قسم کی چھوٹ اور برائی و زنا کاری کے پرمٹ و شوقیٹ بھی فراہم کرتی ہے تاکہ قانوناً اُسے کوئی برانہ کہہ سکے۔ ”اس آوارگی پہ ہزاروں قربان۔“

### مسئلہ نمبر 6:

((من شرب الخمر وأقربعد ذهاب رائحتها لم يحد عن أبي حنيفة و أبي يوسف))<sup>②</sup>

① الهداية: ٣٩١/١، البحر الرائق: ٢٩/٥، فتح القدیر: ٤٣/٥ وغیرہ

② الهداية: ٣٩٨/١

”کہ جس نے شراب پی اور اُس کی بو ختم ہونے کے بعد شراب کا اقرار کیا امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف (شیخین) کے نزدیک اُس پر کوئی حد نہیں۔“

کتنی جسارت مندی ہے اور شرابیوں کو جواز کے کس قدر طریقے بتلائے۔ بلکہ اگر غور کیا جائے تو یہ بات بڑی واضح ہے کہ ملکی طور پر شراب کے پرمٹ جاری کرنے میں مکتب حنفی کا کردار کلیدی ہے۔ کیونکہ اگر ایک شرابی کو علم ہو جائے کہ بو کے ختم ہونے کے بعد اقرار کرنے میں کوئی مزاحمت نہیں تو ہر شرابی اس قاعدہ کی پابندی کر کے شراب کی لذت بھی اُڑائے گا اور حد شرعی سے محفوظ بھی رہے گا اس مکتب کی تعلیم و تربیت اگر یہی ہے تو اللہ رب العزت ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے۔ (آمین)

### مسئلہ نمبر 7:

((لورعف فكتب الفاتحة بالدم على جبهته وأنفه

جاز للاستشفاء وبالبول أيضاً ان علم فيه شفاء لا بأس به))<sup>①</sup>

”کہ جس کو نکسیر کی بیماری لاحق ہو جائے پس وہ بطور علاج سورۃ فاتحہ کو خون سے اپنی پیشانی یا ناک پر لکھ لے تو فقہ حنفی میں جائز ہے۔ اگر بطور علاج سورۃ فاتحہ پیشاب سے بھی لکھ لے تب بھی فقہ حنفی میں کوئی حرج نہیں۔“

بلکہ ”فتاویٰ قاضیخان“ میں تو یہاں تک کہ پورے قرآن میں سے بطور علاج کسی بھی سورۃ کو پیشاب سے لکھ لے تو فقہ حنفی اسکی اجازت دیتی ہے۔

ایک عقلمند آدمی غور کرے کہ مقلدین حضرات اس فقہ کو کتاب و سنت کا نچوڑ کہتے ہیں اگر نچوڑ کا حال یہ ہے کہ قرآن کو پیشاب سے لکھنا معمولی سا معاملہ ہے تو پھر باقی فضلہ کا حال کیا ہوگا اس قسم کے فتاوے جاری کرنے میں کچھ شرم کرتی چاہیے پھر اگر ایک مقتدی نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھ لے تو مقلدین مناظرات، جنگ و

① حاشیة رد المحتار: ٢١٠/١، البحر الرائق: ١١٦/١، فتاویٰ قاضیخان: ٣٦٥/٢

”اگر کوئی شخص (مقلد) روزہ کی حالت میں کسی جانور سے بد فعلی کرے یا مردہ سے بد فعلی کرے، یا مشمت زنی کرے یا بیوی سے فرج (شرمگاہ) کے علاوہ کسی جگہ جماع کرے ان ساری صورتوں میں انزال نہ ہو تو ایک مقلد کا روزہ فاسد نہیں ہوتا۔“

اگر تقلیدی مکتب میں روزہ کا فلسفہ یہی ہے تو پھر روزہ رکھنے کی ضرورت کیا ہے۔ حالانکہ شرعی طور پر روزہ ان برائیوں کو روکنے اور ان سے اجتناب کا نام ہی تو ہے۔ روزے کا فلسفہ شرعی بھی تو یہی ہے لیکن قربان جائیے ان فقہائے حنفیہ پر جنہوں نے شرعی مقاصد روزہ کو بالائے طاق رکھ کر روزہ کے باب میں بھی آوارگی و عیاشی کی وہ راہیں دکھائیں جو فطرت تقلید کی اساس و بنیاد ہیں۔ یہاں پر ایک بات انتہائی شرمناک ہے کہ یہ فتاویٰ جات صرف کتابوں تک ہی محدود نہیں بلکہ علماء و مفتی حضرات کے ان پر تجربات بھی موجود ہیں جیسا کہ مفتی ابراہیم صاحب صادق آبادی نے اپنی کتاب ”۱۴۰۰ اہم مسائل کے ”ص: ۲۰۲“ پر جانور سے بد فعلی، مشمت زنی وغیرہ سے روزہ نہ ٹوٹنے کا مسئلہ بڑی صراحت و جسارت سے تحریر کیا ہے اور یہ وہ کتاب ہے جس کے فرنٹ پیج پر بڑے وثوق سے لکھا گیا ہے کہ:-

”ہر مسئلہ مدلل و مفصل، ہر بات باحوالہ، طویل تجربات کا نچوڑ، رطب و یابس سے پاک، راجح اور مفتی بہ اقوال کا مستند مجموعہ۔“

قابل التفات بات تو یہ ہے کہ مذکورہ بالا مسائل مفتی بہ اور راجح ہونے کے ساتھ ساتھ مفتی ابراہیم صاحب دیوبندی کے طویل تجربات کا نچوڑ بھی ہیں مفتی صاحب نے تجربات ہی نہیں کیئے بلکہ ان مسائل پر تجربہ کر کے نچوڑ بھی نکالا ہے اگر ایک مکتب فکر کے مفتی کا حال یہ ہے تو تقلیدی عوام کا کیا حال ہوگا.....؟ ہاں مفتی صاحب کے پاس اس قسم کے مسائل پر تجربہ کرنے کیلئے کافی وقت ہوتا ہے اور ایک مقلد ہونے کی حیثیت

جدال اور بڑی بڑی کتابیں لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو مقتدنی نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھے گا اُسکے منہ میں انگارے یا آگ ڈال دی جائیگی۔ یعنی نماز میں پڑھنا تو حرام ہے لیکن اسی مظلوم سورۃ کو پیشاب سے لکھ لیا جائے تو مقلدین کی فقاہت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

جو ”فقہ“ شراب و زنا کے پر مٹ جاری کرے، قرآن جیسی مقدس کتاب کو پیشاب سے لکھنے کے فتوے جاری کرے، جانوروں سے بد فعلی کی ٹریننگ دے، قوم لوط کے عمل کا پرچار کرے وغیرہ اُس سے اہلحدیث ہزار مرتبہ برأت اور بغاوت کا اعلان کرتے ہیں۔

### مسئلہ نمبر 8:

(( لا یفسد صومہ فی الاستمتاع بالکف ))<sup>①</sup>

”کہ مشمت زنی سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔“

مقلدین حضرات کو چاہیے کہ مدارس و جامعات میں اس فقہ کی تطبیق ضرور کرائیں تاکہ حنفی طلباء فقہ حنفی کے عامل بن کر قوم کی اس طرح تربیت کریں۔ اُمید واثق ہے کہ حنفی اسمبلی میں اس ”حنفی شریعت بل“ بلکہ دارالعلوم دیوبند میں اس تطبیق کو شامل نصاب بھی کیے جانے پر ضرور غور و فکر ہوگا۔

### مسئلہ نمبر 9:

(( اذا جامع بهیمة ولم ینزل او میتة ولم ینزل او ناکح بیده ولم ینزل او جامع فیما دون الفرج ولم ینزل لا یفسد صومہ ))<sup>②</sup>

① فتاویٰ قاضیخان: ۱۰۰/۱، چار سو اہم مسائل از ابراہیم صادق آبادی ص ۲۰۲، الفتاویٰ الہندیہ: ۲۰۵/۱

② فتاویٰ قاضیخان: ۱۰۰/۱، الفتاویٰ الہندیہ المعروف عالمگیری: ۲۰۵/۱، چار سو اہم مسائل از مفتی ابراہیم صادق آبادی ص ۳۰۲

نہیں کاٹا جائیگا۔“

فقہ حنفی میں چوری کی جو وارداتیں بتلائی گئیں اگر کسی چور کو پتہ چل جائیں تو یقیناً کوئی بھی شخص قانوناً چور نہیں ہوگا۔ مقلدین حضرات کو مدارس و جامعات میں حنفی طلباء کو ضرور اسکی ٹریننگ دینی چاہیے تاکہ یہ طلباء چوری و ڈاکے کے مفتی بھی بن جائیں اور فقہ حنفی پر عمل پیرا ہو کر پکے ٹھکے مقلد بھی بن جائیں۔

### مسئلہ نمبر 12:

”ایک عورت جسکا خاوند گم ہو جائے تو اُس کو ۱۲۰ سال انتظار کرنی چاہئے پھر عدت گزارنی ہے“<sup>۱</sup>

غور کریں اس کے بعد جس سے اُس (مقلد) نے نکاح کرنا ہے وہ خاوند اُس کی خدمت کریگا یا وہ عورت خاوند کی خدمت کریگی۔ کتنے ستم کی بات ہے کہ معاشرہ اسلامی میں یہ قانون اگر نافذ کر دیا جائے تو عورتوں میں برائی کا رُحمان کس قدر عام ہو گا فحاشی و عریانی کو کس قدر ترویج ہوگی اور حوا کی بیٹی اپنی عصمت و عزت کو کیسے محفوظ کریگی۔ مقلدین حضرات کو اس فقہ پہ ضرور عمل کرنا چاہیے۔ اس طرح کے بے شمار فقہ حنفی کے مسائل ہیں جن کا احاطہ اس مختصر کتاب میں ممکن نہیں بطور عبرت صرف ایک درجن مسائل ذکر کیئے ہیں تاکہ عقلمند حضرات فقہ حنفی کی حقیقت کا ادراک کر سکیں اور اس طرح کی فقہ سے تائب ہو کتاب و سنت کی کھربا دعوت کو قبول کر سکیں۔ اللہ رب العزت سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو کتاب و سنت کا عامل و پابند بنا دے اور اس مختصر سے کتابچہ کو ہم سب کیلئے نجات کا ذریعہ اور کامرانی کا باعث بنا دے۔ (آمین)

ملک الطاف الرحمان الجوہر بن محمد ابراہیم اعوان  
سکنہ ملتان خورد، تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال

۱ مختصر القدوری ص: ۲۰۳

سے ان کا فرض بھی بنتا ہے کہ وہ ان پر تجربہ کریں تاکہ تقلیدی لذت دو بالا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ الحمدیشوں کو ان تجربات سے محفوظ فرمائے۔

### مسئلہ نمبر 10:

علاء الدین کاسانی حنفی لکھتے ہیں:

((ولو كان الامام على الطهارة والقوم على غير الطهارة جازت صلاة الامام ولم يكن عليهم اعادتها))<sup>۱</sup>  
”کہ نماز جنازہ میں اگر امام با وضوء ہو اور تمام مقتدی بغیر وضوء نماز جنازہ ادا کریں تو امام اور مقتدیوں کی نماز جنازہ درست ہوگی دُھرانے کی ضرورت نہیں“

مقلدین حضرات کو چاہیے کہ اتنے تکلفات اُٹھانے کی بجائے بغیر وضوء نماز جنازہ پڑھ لیا کریں یہ تکلیف صرف تقلیدی مولوی کر لیا کریں۔ کیونکہ فقہ حنفی کے نام کا جو فنڈز وغیرہ تقلیدی عوام سے وصول کرتے ہیں کم از کم وہ تو حلال ہو جائے۔ جو فقہ مسلمانوں کو بے وضوء نماز پڑھنے کے جواز فراہم کرتی ہے۔ اس کی گمراہی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ یہ فقہ مقلدین حنیفہ کو مبارک ہو۔

### مسئلہ نمبر 11:

((واذا نقب اللص البيت فدخل وأخذ المال وناولہ آخر خارج البيت فلا قطع عليهما))<sup>۲</sup>

”اگر کوئی ڈاکو گھر میں راستہ بنا کر داخل ہو گیا اور مال و متاع لیکر اندر ہی اندر سے کسی باہر والے آدمی کو پکڑا دے تو دونوں چور اور ڈاکو نہیں اُنکا ہاتھ

۱ بدائع الصنائع: ۳۱۵/۱

۲ الهدایة: ۵۳۱/۲، البنایة: ۴۲۴/۶، مختصر القدوری ص: ۲۷۱

## ﴿ مؤلف کی دیگر تالیفات و تصنیفات ﴾

☆ مطلع ال بدرین فیمن یؤتی أجره مرتین از امام سیوطی . (عربی)  
(تحقیق و تعلیق) ..... مطبوع

☆ تراویح کا مقدمہ حنفی فقہاء کی عدالت میں . (اُردو).....  
مطبوع

☆ تقلید کی کہانی علماء حنفیہ کی زبانی . (اُردو)..... تحت  
الطبع

☆ رفع الیدین کا مقدمہ حنفی فقہاء کی عدالت میں .  
(اُردو)..... مطبوع

☆ زبدة الصرف . (مدارس میں پڑھائی جانے والی درسی کتاب)  
(اُردو)..... تحت الطبع

☆ التلخیص الخبیر بما حکم ابن حجر علی الرواة بین الجرح و  
التعدیل فی التلخیص الخبیر . (عربی) ..... غیر مطبوع

☆ الفصول فی المصطلح الحدیث الرسول للزاهدی . (ترجمہ و  
تشریح) ..... غیر مطبوع

منجانب

مرکزی جمعیت اہلحدیث ملتان خورد

تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال